REGD E P. No 361

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔ اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

تاریخ اشاعت ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

للّٰہ

چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴ | ۲۱ شہادت ۱۳۳۴ ہش۔ ۲۱ اپریل ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۵

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

کراچی ۷ اپریل (ساڑھے بجے بعد دوپہر) کل دن کے وقت حضور کی طبیعت بشاش رہی البتہ شام کے وقت بے چینی اور ضعف محسوس ہوا۔ مگر رات بفضلہ تعالیٰ آرام سے گذری اور آج صبح حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

۸ اپریل۔ (ایک بجے بعد دوپہر) کل حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ شام کو ڈاکٹر صاحب نے حضور کا معائنہ کیا۔ اور حضور کی صحت کو ہر لحاظ سے بہتر پایا۔ آج صبح حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

۹ اپریل (ساڑھے چار بجے شام) حضور کی صحت نسبتاً بہتر ہے۔

۱۰ اپریل (ساڑھے پانچ بجے شام) حضور نے رات آرام سے گذاری۔ البتہ صبح حضور کو ضعف کی شکایت ہو گئی۔ جو بفضلہ تعالیٰ جلد دور ہو گئی۔ صبح ۹ بجے ڈاکٹر کرنل شاہ نے حضور کا معائنہ کیا اور صحت میں ترقی کی رفتار پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ (اے پی سی)

بمبئی میں جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب کا انعقاد

گورنر بمبئی شری ہرکشن مہتاب نے جلسہ کا افتتاح فرمایا

شری ایس کے پاٹل ممبر پارلیمنٹ و صدر کانگرس صوبہ بمبئی نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج مبلغ بمبئی)

ماہ مارچ کے شروع میں جب شری ہری کرشن مہتاب صاحب صوبہ بمبئی کے گورنر مقرر ہوئے۔ تو خاکسار نے اُن سے ملاقات کر کے اُن کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا اور جماعت کے امتیازی خصوصی عقائد اور اصولوں کے بارہ میں گفتگو کی۔ دوران گفتگو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ جماعت احمدیہ مختلف مذاہب کے پیروؤں کے درمیان باہمی رواداری اور اتحاد و محبت کے جذبات پیدا کرنے کے لئے ہر سال "یوم سیرت پیشوایان مذاہب" کے نام سے ایک دن مناتی ہے۔ اُس دن ایسے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ وہ ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر آکر اپنے اپنے پیشوا کی سیرۃ و سوانح پر تقاریر کریں۔ تاکہ پبلک کو ایک دوسرے کے خیالات سننے کا موقعہ ملے۔ اور ایک دوسرے کے مذہبی پیشوا کی سیرت اور تعلیم کے بارہ میں علم حاصل ہو۔ اور اُن کی عزت و تکریم کا جذبہ پیدا ہو۔ اور نفرت و کدورت جو بلعموم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے دور ہو کر باہمی محبت و اتحاد پیدا ہو۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ یہ دن بمبئی میں بھی منائیں اور آپ سے درخواست ہے۔ کہ آپ اس کا افتتاح فرمائیں اور یہ جلسہ کس دن اور کس وقت کیا جائے۔ یہ آپ اپنی سہولت کے پیش نظر خود ہی مقرر فرما دیں۔ محترم جناب گورنر صاحب نے میری اس درخواست کو بخوشی منظور فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ کہ مجھے لکھ کر بھی بھجوا دیں۔ چنانچہ میں نے حسب ارشاد اسی مضمون کی درخواست لکھ کر آپ کی خدمت میں بھجوا دی۔ چند روز کے بعد آپ کی طرف سے اطلاع آئی۔ کہ یہ جلسہ ۱۰ اپریل ۴½ بجے صبح رکھ لیا جائے جس میں اس کا افتتاح کروں گا۔ وقت تھوڑا تھا۔ ابھی صدر جلسہ اور مقررین کا انتخاب کرنا اور جلسے کے انعقاد کے لئے ہال کرایہ پر لینا۔ جلسہ کے اعلان کے اشتہارات کا شائع کرنے کا کام باقی تھا۔ چنانچہ اس جلسہ کی صدارت کے لئے شری ایس کے پاٹل ممبر پارلیمنٹ سے درخواست کی۔ آپ نے باوجود مصروف الاوقات ہونے کے اس کی صدارت کرنا منظور کر لیا۔ اس کے بعد جلسہ کے انعقاد کے لئے "اپنے سینٹ ہال۔ بلاوٹسکی لاج" کرایہ پر حاصل کیا گیا ہندو۔ پارسی۔ عیسائی اور سکھ مذہب کے نمائندگان کو اس تقریب پر تقریر کرنے کے لئے تیار کیا گیا۔ اس جلسے کے اشتہارات انگریزی، اردو میں شائع کئے گئے۔ اور معززین شہر کے نام بذریعہ ڈاک دعوت نامے بھی بھجوائے گئے۔

ابتداء میں پروگرام یہ تھا کہ محترم جناب گورنر صاحب اپنی افتتاحی تقریر کے بعد تشریف لے جائیں گے مگر جلسے سے ایک دن قبل آپ کی طرف سے اطلاع آئی۔ کہ آپ اختتام جلسہ تک تشریف فرما رہیں گے۔ چنانچہ مورخہ ۱۰ اپریل کو یہ جلسہ "بلاوٹسکی لاج" میں منعقد ہوا۔ جناب گورنر صاحب ٹھیک ۴½ بجے تشریف لائے۔ گیٹ پر محترم جناب صدر جلسہ۔ جناب عبدالرشید صاحب آف منگلور۔ ایس۔ ایم یوسف صاحب اور خاکسار نے آپ کا استقبال کیا۔ مقررین حضرات گورنر صاحب کی آمد سے قبل ہی ہال میں پہنچ گئے تھے۔ محترم گورنر صاحب اور صدر جلسہ کے تشریف فرما ہونے کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز جناب ایس۔ ایم یوسف صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد خاکسار نے استقبالیہ تقریر کی۔ جس میں اس قسم کے جلسوں کے انعقاد کی غرض و غایت اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُس پاکیزہ اور امن پسندانہ تعلیم کو بیان کیا۔ جو آپ نے پیشوایانِ مذاہب کی عزت و تکریم کے لئے پیش فرمائی ہے۔ اور اسی طرح آپ کے "پیغام صلح" کا تذکرہ کیا اور اس کے بعض اقتباسات سنائے۔ صدر جلسہ اور محترم گورنر صاحب کی اس جلسہ میں تشریف آوری پر شکریہ ادا کرتے ہوئے گورنر صاحب سے عرض کی۔ کہ وہ اس جلسہ کا افتتاح فرمائیں۔ چنانچہ گورنر صاحب نے اپنی مختصر مگر جامع تقریر شروع کی۔ اور فرمایا کہ:-

"میں جماعت احمدیہ کے ایسے جلسوں کی پہلے بھی صدارت کر چکا ہوں۔ مجھے چونکہ ایسی مجالس پسند ہیں۔ اسلئے میں نے اس جلسہ میں بھی شریک ہونا منظور کیا۔ مذہب کی غرض و غایت ہی یہ ہے کہ انسانوں میں باہمی محبت اور اخوت کا تعلق پیدا کیا جائے اور آپس میں رواداری اور عزت و تکریم کا ماحول پیدا کیا جائے۔"

آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ "ابھی تک مذہب کے نام پر ہندوستان اور دیگر ممالک میں بھی باہمی جنگ و جدال ہوتا ہے۔ جو مذہب کی روح کے خلاف ہے۔ تمام مذاہب کے پیغمبروں اور رشیوں کی تعلیمات سچی ہیں۔ اس لئے سب مذاہب کے ماننے والوں کو اپنے پیشواؤں کی تعلیم کے مطابق آپس میں محبت و پیار سے رہنا چاہیئے۔ تاکہ جھگڑے ختم ہوں اور دنیا میں امن پیدا ہو۔"

محترم گورنر صاحب کے افتتاحی تقریر کے بعد صدر جلسہ شری ایس کے پاٹیل نے اپنے صدارتی ایڈریس میں اس امر پر زور دیا۔ کہ جملہ مصلحین اور ریفارمروں کی آمد کی غرض و غایت ایک ہی تھی۔ کہ وہ انسانیت کی بے لوث خدمت کریں۔ اور مخلوق کا تعلق خدا سے پیدا کروا دیں۔ اب جملہ مذاہب کے پیروؤں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مذہبی پیشواؤں کی تعلیم کی روح کو سمجھیں اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ تمام مذاہب کی بنیادی تعلیم انسانیت کا قیام، محبت، سچائی اور قربانی ہے۔ کسی مذہبی رہنما نے باہمی عداوت و نفرت کی تعلیم نہیں دی۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ایسے جلسے منعقد کرتی ہے۔ جو امن و صلح اور باہمی رواداری اور اتحاد میں مدد دینے والے ہیں۔ چونکہ ان جلسوں کی غرض و غایت نہایت ہی اچھی نتیجہ خیز ہے۔ اس لئے گورنر صاحب اور میں نے اس میں شرکت کرنا منظور کیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ان امن و صلح کی کوششوں کو میں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

بعد ازاں پارسی مذہب کے دستور جناب کے۔ ایس۔ داور ایم۔ اے نے تقریر فرمائی جس میں حضرت زرتشت کے حالات زندگی بیان فرمائے۔ نیز پارسی مذہب کے اصول اور مذہبی تقریبات کے بارہ میں روشنی ڈالی (باقی صفحہ ۳)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

(۱) معارف القرآن

بحری سفر کی تمثیل

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ...... الیٰ قولہ تعالیٰ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (یونس ۲۳)

ترجمہ۔ وہ خدائے کریم وہی ہے جو تمہیں توفیق دے کر خشکی اور تری میں چلاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم لوگ کشتیوں میں سوار ہوتے ہو۔ اور وہ عمدہ ہوا کے ذریعہ سے ان لوگوں کو بھی لے کر چل رہی ہوتی ہیں اور ان پر اترا رہے ہوتے ہیں۔ کہ ان پر ایک تند تیز ہوا آجاتی ہے۔ اور ہر طرف سے موج پر موج ان پر چڑھ آتی ہے۔ اور وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ اب وہ ہلاکت کے منہ میں آگئے ہیں۔ تو ایسے وقت میں وہ اللہ تعالیٰ کو اس کے لئے اپنی اطاعت کو خالص کرتے ہوئے پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ اگر تو نے ہمیں اس مصیبت سے نجات دی تو ہم ضرور ہی تیرے شکر گذاروں کے زمرہ میں داخل ہوجائیں گے۔

تشریح۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ سلسلہ سزا اور فضل کا بار بار چلتا جاتا ہے۔ پہلے صرف خشکی اور تری کے حالات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور پھر مثال کے طور پر سمندر کے سفر کو لیا ہے کیونکہ پانی کو الہام الٰہی سے مناسبت دے کر بتایا ہے۔ کہ سمندروں میں جس طرح نرم ہوا کسی وقت طوفان بن جاتی ہے۔ اسی طرح انبیاء کے مخالفوں کو جو ڈھیل ملتا ہے اسے عذاب کا دور ہوجانا نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ ڈرنا چاہیئے۔ کہ یہ سکون کسی سخت طوفان کا پیش خیمہ نہ ہو اور بتایا ہے کہ جب ایسا عذاب آتا ہے تو تم لوگوں کے دل نرم ہو جاتے ہیں اور تم خیال کرتے ہو کہ اب سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی بچا نہیں سکتا۔ اور آئندہ اصلاح کے بڑے بڑے اقرار کرتے ہو کیا یہ حالت ہمیشہ قائم رہتی ہے؟

اس کا جواب اگلی آیت میں دیا ہے۔!! (تفسیر کبیر)

---

(۲) کلام سید الانام

"مقام شکر"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے سے کم درجہ والوں کی حالت کا مشاہدہ کیا کرو اور اپنے سے بڑے مرتبہ والوں کی حالت کو زیادہ مت دیکھو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو انعامات تم پر اللہ کے ہیں ان کی بے قدری نہ کر سکو گے (مسلم)

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص ایسے شخص کی طرف نظر کرے جو اس سے مال میں جسمانی قویٰ میں زیادہ ہے تو اسے بھی چاہیئے کہ اس شخص کو بھی دیکھے جو مال و جسم میں اس سے کم ہے۔ (بخاری)

---

(۳) ملفوظات امام الزمانؑ

"نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے"

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:۔

الخیر کلہ فی القرآن

"کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے" کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۴)

(مرتبہ محمد حنیف لیاپوری)

درخواست دعا۔ مسماۃ رضیہ بیگم اہلیہ جسٹس ٹری مال جاگیر دار و خاکسار کی بھابی جان ایک عرصہ سے ٹی بی میں مبتلا ہیں اور تمام درویشان قادیان سے مخلصانہ التماس ہے کہ احباب کی صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔ طالب دعا

سہیل احمد جاگیردار

بمبئی میں جلسہ (بقیہ صفحہ ۱)

آپ کے بعد خاکسار نے "سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" پر تقریر کی جس میں بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت دنیا کی کیا حالت تھی۔ اور آپ کی بعثت کے بعد آپ کی تعلیم اور قوت قدسیہ کی برکت سے کیا روحانی انقلاب آیا۔ اور آپ کسی ایک علاقہ یا قوم سے مخصوص نہیں آپ رحمۃ للعالمین ہیں اور آپ کا پیغام حیات سب نسل انسانی کے لئے ہے۔ اسلام نے جو اپنے نام سے ہی امن ... کی طرف اشارہ کرتا ہے عالمگیر اخوت کی بنیاد ڈالی۔ مخالفین اسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مگر آپ نے صبر و تحمل سے ہی کام نہ لیا بلکہ جب غلبہ و فتح حاصل ہوا۔ تو سب کو معاف کر دیا۔ جس کا نتیجہ اسلام کی قبولیت و ترقی کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ ؎

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

یہود سے معاہدات۔ نجران کے عیسائیوں کو مسجد نبویؐ میں ہی عبادت کر لینے کی پیشکش کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذہبی رواداری اور وسعت حوصلہ کا بین ثبوت ہیں۔ آپ زندگی کے ہر دور میں سے گذرے۔ اسی لئے آپ اسوہ کامل ہیں۔

اس کے بعد جناب بی۔ این ڈیسائی سابق میئر آف بمبئی نے "حضرت کرشن" اور ماسٹر ٹی۔ ایم چند نے "حضرت مسیح علیہ السلام" اور سردار گوربچن سنگھ صاحب پرنسپل خالصہ کالج نے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اور تعلیمات پر تقاریر کیں۔ اور ہر مقرر نے اس جلسہ کی غرض و غایت کو سراہا اور جماعت احمدیہ کی اس امن و صلح کی کوشش کا اعتراف کیا۔

بالآخر خاکسار نے محترم گورنر صاحب صدر جلسہ اور مقررین و حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ ساڑھے بارہ بجے ختم ہوا۔

اس جلسہ کی کارروائی نمایاں طور پر ۱۱ر اپریل کے انگریزی۔ گجراتی اور مرہٹی اخبارات میں شائع ہوئی۔ انگریزی اخبارات میں سے قابل ذکر مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ٹائمز آف انڈیا ۲۔ فری پریس جرنل
۳۔ انڈین ایکسپریس ۴۔ بمبئی کرانیکل

مرہٹی اخبار "نوشکتی" اور گجراتی اخبار "بمبئی سماچار" میں بھی اس جلسہ کی روئیداد شائع ہوئی۔ نیز یہ امر بھی معلوم ہوا ہے کہ

۱۰ر اپریل کی شام کو ریڈیو بمبئی پر بھی اس جلسہ کے بارہ میں اعلان ہوا۔ کہ احمدیہ مسلم مشن بمبئی کے زیر اہتمام یوم سیرت پیشوایان مذاہب منایا گیا۔ جلسہ کا افتتاح گورنر بمبئی شری ہری کرشن مہتاب نے فرمایا۔

اس جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں جناب عبدالرشید صاحب آف منگلور اور جناب ایس۔ ایم یوسف صاحب، عبدالغفور صاحب ہر ایک کی مساعی قابل ذکر ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین!

اخبار احمدیہ

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی جو ۲ر اپریل کو پاکستان تشریف لے گئے تھے ربوہ سے خیریت کی اطلاع آئی ہے۔

لنڈن (۱۲ر اپریل) مکرم مولوی صالح محمد صاحب سید کلیم الدین صاحب بشیر بھٹی صاحب نسیم صاحب مع اہل و عیال ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی سے انگلستان بخیر و عافیت پہنچ گئے۔

۱۳ر اپریل۔ محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ربوہ سے تشریف لائے۔ آپ کی صحت گو پہلے سے اچھی ہے لیکن ابھی تک پورا افاقہ نہیں۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۱۴ر اپریل۔ انٹرنیشنل کورٹ ہیگ ہالینڈ کے جج آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کل صبح موٹر کار کے ذریعہ لاہور سے ربوہ تشریف لائے۔ اور یہاں چند گھنٹے قیام کرنے کے بعد ساڑھے پانچ بجے سہ پہر کے قریب لاہور واپس روانہ ہوگئے۔ آپ چند روز کے لئے ہالینڈ سے پاکستان تشریف لائے ہوئے ہیں۔

ربوہ ۱۵ر اپریل۔ مکرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم ساڑھے چھ سال تک امریکہ میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے۔

۱۵ر اپریل۔ پانچ احباب قادیان کو سرکاری ٹریننگ سنٹر میں کپڑا بننے کا کام سکھلایا گیا تھا۔ صدر انجمن نے ان کو کچھ روپیہ بطور قرض دیا ہے۔ تاکہ وہ اپنا کام شروع کر سکیں۔ انہوں نے آج بعد عصر اس کام کے افتتاح کے موقعہ پر مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل اور بعض اور احباب اور اپنے غیر مسلم اساتذہ کو مدعو کیا۔ چائے وغیرہ سے تواضع کے بعد محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کے کام کو بابرکت کرے اور یہ احباب سلسلہ کا ہاتھ بٹانے کے قابل ہو سکیں۔ دیانتدار فلک پر ہے

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ——— نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام احباب جماعت کے نام

احباب جماعت احمدیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پہلی بات تو میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ شوریٰ میری غیر حاضری میں آرہی ہے۔ پہلے سال میں بوجہ زخم کے میں شوریٰ میں پورا حصہ نہیں لے سکا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشق کرا دی مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ ابھی آپ لوگوں میں اتنی طاقت پیدا نہیں ہوئی کہ میری غیر موجودگی میں اپنی ذمہ داری پر پورا کام کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایسی طاقت بھی پیدا کردے اور مجھے بھی ایسی صحت بخشے کہ آپ سے مل کر اسلام کی فتح کی بنیادیں رکھ سکوں جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے پچھلے چند دنوں سے میری طبیعت زیادہ خراب ہونے لگ گئی تھی۔ مگر دو دن سے پھر بحالی کی طرف قدم جلدی جلدی اٹھ رہا ہے چنانچہ اس وقت بھی کہ میں لکھوا رہا ہوں میں کمرہ میں ٹہل رہا ہوں اور میرے قدم آسانی سے چل رہے ہیں۔ پہلے جو بیماری کے حملہ کے بعد دماغ خالی خالی معلوم ہوتا تھا کل سے دفعۃً وقفۃً کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں بھی نیک تغیر پیدا ہو رہا ہے اور میں بعض اوقات محسوس کرتا ہوں کہ میں سوچ سکتا ہوں اور پچھلے واقعات کا تسلسل میرے دماغ میں شروع ہو جاتا ہے۔ بلکہ کراچی آتی دفعہ ایک سورۃ میرے دماغ میں آئی جس کے بعض حصے دنوں سے اب تک حل نہیں ہو سکے تھے اور باوجود بیماری کے اس سورۃ کی تشریح اور بسط میں نے کرنی شروع کی اور وہ تفسیر عمدگی کے ساتھ حل ہونی شروع ہو گئی تب میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے خدا! ابھی دنیا تک تیرا قرآن صحیح طور پر نہیں پہنچا اور قرآن کے بغیر نہ اسلام ہے۔ نہ مسلمانوں کی زندگی۔ تو مجھے پھر سے توفیق بخش کہ میں قرآن کے بقیہ حصہ کی تفسیر کردوں اور دنیا پھر ایک دفعہ ترجمے کے ذریعے قرآن شریف سے واقف ہو جائے۔ اور اس پر عامل ہو جائے اور اس کی عاشق ہو جائے۔

بہرحال آج میری طبیعت پچھلے چند دن سے بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ کچھ اس کی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ سفر کی پریشانیاں جو پیدا ہو رہی تھیں۔ وہ دور ہو رہی ہیں۔ پچھلے دنوں اختر صاحب اور مشتاق احمد صاحب باجوہ جو کام کے لئے جاتے تھے۔ تو اپنی ناتجربہ کاری کی وجہ سے یہ نہیں سمجھتے تھے۔ کہ فوراً رپورٹ نہ پہنچی تو مجھے صدمہ ہوگا۔ دو چار دن کے تجربہ کے بعد میں نے خود اس بات کو محسوس کرلیا اور انہیں ہدایت کردی کہ جب وہ باہر جایا کریں تو ایک زائد آدمی لے جایا کریں اور اسے اس وقت کی رپورٹ دے کر میرے پاس بھجوا دیا کریں۔ تا کہ مجھے پتہ لگتا رہے۔ جب سے اس پر عمل ہوا میری گھبراہٹ اور پریشانی دور ہونی شروع ہو گئی۔ اور اب خدا کے فضل سے طبیعت میں سکون ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ بھی فضل کیا کہ جہاز کے ٹکٹوں کے ملنے کے غیر معمولی سامان ہو گئے۔ اور ایکسچینج کے ملنے کے سامان بھی پیدا ہو گئے۔ اس موقعہ پر اسلامی ملک کے بعض نمائندوں نے غیر معمولی شرافت کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ ان کے ملکوں کو عزت و ترقی بخشے۔ اس واقعہ سے طبیعت میں اور بھی زیادہ سکون پیدا ہوا۔ اور پریشانی دور ہوئی۔ خدا کرے کہ مسلمانوں میں پھر سے اتحاد پیدا ہو جائے اور پھر سے وہ گذشتہ عروج کو حاصل کرنے لگ جائیں۔ اور اسلام کے نام میں وہی رعب پیدا ہو جائے جو ہزار بارہ سو سال پہلے تھا۔ میں اس دن کے دیکھنے کا متمنی ہوں۔ اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں۔ جب سعودی۔ عراقی۔ شامی اور لبنانی۔ ترک۔ مصری اور یمنی سوار ہوتے ہیں۔ میں ان کے لئے دعا کر رہا ہوتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ دعائیں قبول ہوں گی خدا تعالیٰ ان کو پھر نئے سرے سے عروج بخشے گا۔ اور پھر محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قوم ہمارے لئے فخر و مباہات کا موجب بن جائے گی۔ خدا کرے جلد ایسا ہو۔

میں شوریٰ میں آنے والے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ سنجیدگی سے بجٹ اور دوسری باتوں پر غور کریں۔ اس سال دس بارہ دن لگا کر میں نے خود بجٹ کو حل کیا ہے۔ اس لئے بجٹ میں دوستوں کو زیادہ تبدیلی نہیں کرنی چاہیئے۔ میرا خیال ہے کہ میری بیماری کا موجب وہ محنت بھی تھی۔ جو تحریک اور انجمن کے بجٹوں کو ٹھیک کرنے کے لئے مجھے کرنی پڑی تھی تو بیمار ہو گیا۔ مگر میری وہ محنت کئی سال تک آمد و خرچ کے توازن کو ٹھیک کردے گی۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو ان فرائض کے پورا کرنے کی توفیق دے جن کا آپ وعدہ کر چکے ہیں۔ اور جن کے بغیر جماعت کی ترتیب کی ترقی ناممکن ہے۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۲-۴-۵۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دو تازہ پیغام

احباب جماعت کے نام!

پہلا پیغام

مجھے مشورہ دیا گیا ہے کہ مجھے ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنا چاہیئے۔ سو ہم انشاء اللہ کراچی سے ۳۰ر اپریل کو نصف شب کے قریب روانہ ہو کر یکم مئی کو دمشق پہنچیں گے۔ اس سے قبل ہمارے قافلے کا ایک حصہ کراچی سے براہ راست لنڈن جائے گا۔ اور انشاء اللہ ۲۷ر اپریل کو وہاں پہنچ جائے گا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو بابرکت کرے۔ اور میری صحت بہتر ہو جائے اور میں تفسیر القرآن کا کام مکمل کرسکوں۔

(مرسلہ از کراچی ۱۲-۴-۵۵) (خلیفۃ المسیح)

دوسرا پیغام

برادران! میں چند روز میں ہوائی جہاز کے ذریعے سفر یورپ پر جا رہا ہوں۔ چونکہ کچھ دن ہوئے ایک ہوائی جہاز جس میں ایک درجن کے قریب چینی وزراء سفر کر رہے تھے گر کر تباہ ہو گیا ہے۔ اس سے قدرتی طور پر میرا بیمار ذہن کسی قدر گھبراہٹ محسوس کرتا ہے۔ لیکن سفر اس موسم میں بہتر خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں اپنے خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے ہوائی سفر کو ہی ترجیح دیتا ہوں۔ وہ جو کچھ ہمارے ساتھ کرتا ہے۔ اچھا ہی کرتا ہے۔ اور اگر ہم کسی وقت مایوس ہوتے ہیں تو یہ ہماری اپنی ہی غفلت اور کم نگاہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ خدا اب بھی اور آئندہ بھی ہر حال میں آپ کے ساتھ ہو۔ میں آپ کو اپنے خدا کے سپرد کرتا ہوں کہ جس نے آج تک کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا ہے۔

(مرزا محمود احمد)

(مرسلہ از کراچی ۱۲-۴-۵۵)

اخبار احمدیہ بقیہ ص۱

۱۱ر اپریل۔ (پونے چار بجے شام) رات حضور کو اچھی نیند آگئی۔ آج صبح بھی حضور اپنی طبیعت نسبتاً بہتر محسوس فرماتے ہیں۔

۱۳ر اپریل (سوا تین بجے سہ پہر) حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ دن حضور نے دلہوزی (Dalhousie) بنگلے میں گزارا۔ رات بفضل تعالیٰ آرام سے گزاری۔

۱۴۔ اپریل۔ مکرم عبداللہ خاں صاحب درویش حال نزیل کراچی نے بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع دی ہے کہ مورخہ ۱۲/۴/۵۵ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

فرمودہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۴ء

پردہ کی پابندی اختیار کرنے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"یہ چیز ہے جس کی طرف میں خصوصیت کے ساتھ عہدیداروں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اور ساتھ ہی مردوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ذرا ہمت کریں۔ جن کو ترقیاں نہیں ملتیں ان کو پھر بھی نہیں ملتیں۔ آخر کیا سارے کرنیل جرنیل ہو گئے ہیں۔ کیا سارے میجر جرنل لیفٹیننٹ جرنل ہو گئے ہیں۔ کیا سارے لیفٹیننٹ جرنل فل جرنل ہو گئے ہیں۔ تم یہ کیوں خیال کرتے ہو کہ تمہاری بیوی کے پردے کی وجہ سے تم فل جرنل نہیں ہوئے۔ تم یہ کیوں خیال کرتے ہو کہ تمہاری بیوی کے پردے کی وجہ سے تم لیفٹیننٹ جرنل نہیں ہوئے

تم یہ کیوں خیال کرتے ہو

کہ تم بریگیڈیئر سے میجر جرنل صرف کی وجہ سے نہیں ہوئے۔ کہنے والے تمہیں دھوکہ دینے کے لئے بیسیوں باتیں کہہ دیتے ہیں۔ اسی طرح کوئی یہ بھی کہہ دیتا ہوگا کہ جناب آپ کی بیوی چونکہ پردہ کرتی ہے اس لئے آپ کی طرف افسروں کی توجہ نہیں۔ لیکن یہ

یاد رکھو

کہ ایسے معاملات کے ساتھ کچھ

وقار کی حس

بھی وابستہ ہوتی ہے۔ اگر تم کسی کے اندر کوئی عیب دیکھو۔ تو اس کو بڑی محبت اور ہوشیاری سے سمجھاؤ۔ بے وقوفی سے مت سمجھاؤ۔ کیونکہ نیتی تمہیں پیدا ہوتا ہے۔ جب وہ چاہتے ہیں کہ انہیں کوئی بڑا عہدہ ملے۔ اور اس وجہ سے انہوں نے پہلے سے ہی اپنا ایک بڑا مقام قائم کیا ہوا ہوتا ہے۔ اور جس نے پہلے سے اپنا بڑا مقام کیا ہوا ہو اگر اس کو ذرا سی ٹھیس لگے۔ تو وہ یقیناً گر جائے گا۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

اپنے ایک داماد کا جو اہلحدیث تھے ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ کہنے لگے انہیں اس بات کا بڑا جوش رہتا تھا کہ وہ اگر کسی کی غلطی دیکھیں تو کھڑے ہو گئے اور اسے کنکشن کر دیا۔ تم جہنمی ہو تم کافر ہو۔ تم مرتد ہو۔ وہ ایک دفعہ مجلس میں آئے ہوئے تھے کہ ایک زمیندار رئیس جو ہمارا دوست تھا اور غیر احمدی تھا۔ ہم سے ملنے کے لئے آ گیا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سرگودھا کی طرف سے تھے۔ اور وہاں جتنے بڑے زمیندار ہوتے ہیں۔ وہ لمبی لمبی تہہ بند باندھتے ہیں۔ جو زمین کے ساتھ گھسٹتی چلی جاتی ہیں۔ اور وہ اسے ایک

فخر کی چیز سمجھتے ہیں

جیسے انگریزوں میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ ملکہ کی گون بڑی ساتھ جاتی ہے۔ ان کے ہاں یہ ہوتا ہے کہ تہہ بند زمین پر لٹکے اور وہ جھاڑو دیتا چلا جائے۔ جیسے ملکہ اول کی گاؤن ہوا کرتی تھی۔ اگر ایسا ہو تو اس کو وہ بڑی عزت کی چیز سمجھتے ہیں۔ اسی طرح وہ اپنا رعب جمانے کے لئے مجلس میں آیا تھا۔ اور اس کی تہہ بند زمین پر لٹکی ہوئی تھی۔ ادھر یہ وہابی صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ اور مسواک انہوں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ انہوں نے مسواک لی۔ اور اس کے تہہ بند پر مار کر کہنے لگے "یہ جہنم میں جائے گا"۔ کہنے لگے وہ اچھا بھلا مسلمان تھا۔ لیکن چونکہ اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور وہ اپنے آپ کو علاقہ کا رئیس سمجھتا تھا۔ جب اس نے کہا "جہنم میں جائے گا"۔ تو بڑی گندی گالی دے کر کہنے لگا تجھے کس نے بتایا ہے۔ کہ میں مسلمان ہوں میں کوئی مسلمان نہیں"۔ گویا جھٹ اس نے چھلانگ مار کر

اسلام سے ہی انکار کر دیا

تو پیار اور محبت کے ساتھ ان باتوں کا ازالہ کرو۔ سختی کے ساتھ نہ کرو۔ کیونکہ اگر تم سختی کرو گے تو پھر اسلام کے ساتھ جو کچھ بھی ان کی وابستگی اس وقت باقی ہے وہ بھی جاتی رہے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ چیزیں اصل نہیں ہیں جڑ تو ہے محبت الٰہی۔ جڑ تو ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت جب یہ چیزیں قائم ہو جائینگی تو باقی چیزیں آہستہ آہستہ ہو جائیں گی۔ مگر یہ ضرور ہے کہ کم سے کم نیکی ان کی یہ ہے کہ وہ کہیں کہ ہم پردہ تو نہیں کرتے۔ لیکن

اسلام کا حکم یہی ہے

کہ پردہ کیا جائے۔ مثلاً ہم نے یورپ اور امریکہ کی نومسلم عورتوں کو یہی تعلیم دینی شروع کی ہے۔ کہ تم اتنا گلا ڈھانک لیا کرو۔ سر ڈھانک لیا کرو۔ اور ایک تم ہم سے وعدہ کرو کہ جب کبھی پردے کا ذکر ہو تو تم یہ کہو کہ حکم تو یہی ہے پر ہم کر نہیں سکتے۔ اس سے کم سے کم تمہاری اولاد میں احساس پیدا ہوگا۔ کہ ہم اور زیادہ کریں۔ یہاں ہمارے

انڈونیشیا کے دوست

بیٹھے ہیں۔ یہ وہاں کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ ان میں پردہ بالکل نہیں۔ اور یہ بات ہمارے لئے بعض دفعہ بڑی عجیب ہو جاتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے شاید یہ نئی چیز ایجاد کی ہے۔ حالانکہ ان میں نسلاً بعد نسلٍ کبھی پردہ تھا ہی نہیں۔ کوئی شخص ہمارے مبلغ کا مخالف تھا۔ اس نے کیا کیا۔ ایک تصویر مجھے بھجوا دی کہ آپ کے مبلغ یہ کام کرتے ہیں۔ اس میں ہمارے مبلغ صاحب بیٹھے ہوئے بالکل یوں معلوم ہوتے تھے۔ جیسے کرشن جی بیٹھے ہیں۔ اردگرد ساری عورتیں بے پردہ پھر رہی تھیں۔ کوئی ادھر کوئی درخت پر چڑھی ہوئی تھی۔ کوئی دریا میں کود رہی ہے۔ میں اس بات کو جانتا تھا۔ کہ وہاں تو پردہ ہی نہیں۔ چنانچہ میں نے اس کو لکھا کہ اس کا کیا قصور ہے جب یہ مبلغ ہیں۔ ابھی نہیں ہوا تھا۔ تب سے وہاں کی عورتیں یہ کام کر رہی ہیں۔ اس میں اس مبلغ کا کیا قصور ہے۔

واقعہ یہ ہے

کہ ان میں بالکل یورپ کی طرح رواج ہے۔ اور خواہ ہمارا مبلغ ہو یا کوئی اور ہو وہ ہر ایک کے سامنے اسی طرح کرتی ہیں۔ اب بعض عورتیں وہاں ایسی گئی ہیں۔ جو پردہ کرتی ہیں مثلاً میری بہو گئی ہے۔ حافظ قدرت اللہ کی بیوی گئی ہے۔ یہ دونوں پردہ کرتی ہیں۔ پیچھے ان کے رئیس المبلغین یہاں آئے تھے۔ اور ان کی بیوی بے پردہ تھی۔ انہوں نے کہا وہاں کوئی پردہ کرتا ہی نہیں۔ لیکن یہاں کی عورتوں کو دیکھ کر اب وہاں برقع شروع ہو گیا ہے۔ اور چند عورتوں نے پہنا ہے۔ لیکن

یہ ان کی مرضی پر ہے

ہم ان پر سختی نہیں کرتے۔ یہاں شاہ صاحب کی بیوی نے برقع بنوا لیا تو کہنے لگی کہ میں یہ برقع پہن کر جاؤں گی تو مجھے بڑی شرم محسوس ہوگی۔ یعنی جس طرح یہاں کی عورتوں کو برقع اتارنے میں شرم محسوس ہوتی ہے۔ وہاں کی عورتوں کو پہننے میں محسوس ہوتی ہے۔ اس سے بھی تم سمجھ لو۔ کہ تمہارا ان کو سمجھانا کتنا مشکل کام ہے۔ (باقی)

> **اطلاع**
> مجلس شوریٰ ربوہ کے کوائف آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔

عہدِ وفا

بتاریخ ۱۰ر اپریل ۱۹۵۵ء بروز اتوار بوقت صبح ۸½ بجے احمدیہ دار التبلیغ ۳۰۵ پارک اسٹریٹ کلکتہ میں جماعت احمدیہ کلکتہ و مضافات کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل تجویز پاس ہوئی۔

تجویز ہو کر پاس ہوا۔ کہ (۱) ہم جملہ احمدیان کلکتہ و مضافات یہ عہد کرتے ہوئے اپنے محبوب آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر جماعت میں کوئی شریر عنصر جماعت کی وحدت و سالمیت کے خلاف کوئی آواز کسی جگہ سے بھی اٹھائے گا یا کسی رنگ میں فتنہ کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو ہم اسے ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ ہم نے احمدیت کو حقیقی اسلام یقین کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اختیار کیا ہے۔ پس جماعت میں فتنہ پھیلانے والی بات خواہ ہمارے عزیز ترین وجود سے ہی ظاہر ہو تو ہم اس کا مقابلہ پوری طاقت سے کریں گے اور اس وقت دم نہ لیں گے جب تک کہ اس فتنہ کا قلع قمع نہ کر دیں۔ حتیٰ کہ اگر اس راہ میں جان قربان کرنی پڑے تو ہرگز پس و پیش نہیں کریں گے۔ بلکہ اپنی سعادت سمجھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) نیز ہم تمام افراد عہد کرتے ہیں کہ حضور کی خواہش (۱۱ ۵/۳) کے مطابق حضور کی تحریک امانت فنڈ اور جماعت کی تحریک سفر امریکہ فنڈ کی کامیابی کے لئے حتی الامکان کوشش کرتے رہیں گے۔ اور جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے حضور کو یاد دلانے کی ضرورت پیش نہ ہونے دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ (عہدہ داران جماعت احمدیہ کلکتہ)

ولادتیں

(۱) خاکسار کے بڑے لڑکے منشی محمد ابراہیم اللہ صاحب کو خدا تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا جس کا نام مبارک احمد رکھا ہے (۲) دوسرے بیٹے رحمت اللہ خان کو خدا تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا نام منظور احمد رکھا ہے (۳) عزیزم بشیر احمد کو دختر عطا کی نام سرفراز رکھا گیا ہے۔

جملہ احباب اور بزرگان جماعت اور درویش بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ ان بچوں کو نیک اور خادم دین بنا کر ان کی عمر میں برکت دے۔ آمین۔

طالب دعا۔ ابو البشیر محمد رحمت اللہ خان آفندی قریشی عثمانی سکریٹری مال جماعت احمدیہ یاڑی پورہ کشمیر

سیرۃ طیبہؐ کا ایک ورق

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر

(۳)

اب میں رسول اکرم صلعم کے رحمت کے پہلو کو واضح کرتا ہوں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تنگ دستی و فراخ دستی۔ قوت وضعف۔ فقر و غنا۔ غرض کہ ہر حال میں رحمت و رافت کا مجسمہ اور شفقت ومحبت کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ احسان اور بھلائی ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہتی تھی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

احسان اور بھلائی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو خدا تم پر رحم فرمائے گا۔ جو شخص لوگوں پر مہربان نہیں خدا بھی اپنی رحمت سے اس کو نہیں نوازتا۔ رحم کرنے والوں پر اللہ تعالےٰ رحم فرماتا ہے"۔

قرآن مجید میں آپ کی شفقت کا یوں بیان کی گئی ہے۔

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریصٌ علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم (پارہ ۱۱ ع ۴)

ترجمہ۔ تمہیں ہی میں سے تمہارے پاس ایک رسول آیا ہے جس پر تمہاری تکلیف بہت شاق ہے وہ تمہارا دلدادہ ہے اور مومنوں پر مہربان اور شفیق ہے۔

آپؐ کی رحمت پوری دنیا کے لئے تھی۔ آپ مسلمانوں اور مشرکوں پر احسان اور بھلائی کیا کرتے تھے۔ فقیروں۔ مسکینوں اور کمزوروں کے ساتھ آپ کو بے حد محبت تھی۔ فقراء کے ساتھ تو آپ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے خدا سے دعا مانگی تھی۔ کہ زندگی اور موت کے بعد انھیں میں آپ کو باقی رکھے۔ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت فرماتے تھے "اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں موت دے اور قیامت کے دن مسکینوں کی جماعت کے ساتھ اُٹھا۔ حضرت عائشہ رضی نے دریافت کیا۔ ایسا کس لئے ہے یا رسول اللہؐ۔ آپ نے فرمایا کیونکہ یہ لوگ مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اے عائشہ مسکین کو خالی ہاتھ مت لوٹانا۔ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی سہی انہیں دے دینا اے عائشہ مسکینوں سے محبت رکھ اور ان کی قربت میں رہ۔ خدا تعالےٰ بھی قیامت کے دن تجھے اپنے قریب کرے گا۔ آپؐ نے فقراء کے ساتھ زندگی بسر کی۔ جو کچھ آپ کے گھر میں موجود ہوتا آپ انہیں خیرات کر دیتے تھے۔ آپ ان پر اس قدر مہربان تھے۔ کہ ایک آدمی آپ کے سامنے سے گزرا۔ آپ نے اپنے پاس کے ایک شخص سے دریافت فرمایا۔ اس کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ اس نے جواب دیا یہ شریف آدمیوں میں سے ہے۔ یہ اس قابل ہے کہ اگر کسی سے منگنی کرے تو بیاہ دیا جائے۔ اگر کسی کی سفارش کرے۔ تو اس کی سفارش قبول کر لی جائے۔ پھر دوسرا شخص گذرا۔ آپ نے فرمایا اس کے متعلق تم کیا کہتے ہو۔ اس نے کہا کہ یہ فقیر آدمی ہے (اور دنیا کی نگاہ میں) یہ اس لائق ہے کہ اگر وہ منگنی کرنا چاہے تو رد کر دیا جائے۔ اگر سفارش کرے تو نا منظور کر دی جائے۔ اگر کوئی بات کہے تو اُس کو نہ سُنا جائے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

"یہ شخص روئے زمین کے تمام آدمیوں میں بہتر ہے"۔

الغرض آنحضرت صلعم اپنی رحمت و شفقت اور تائید ایزدی کے ذریعہ جو آپ کی فطرت میں ودیعت کی گئی تھی۔ فقراء و مساکین کی شان و عظمت اور ان کی توقیر و منزلت کو دوبالا کیا کرتے تھے۔ کمزوروں کی دستگیری اور یتیموں اور بیواؤں کی غمگساری اور ہمدردی میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے تھے۔ نیز آپ نے ان تمام کمزور طبقات پر وہ احسان کیا کہ تھوڑی سی مدت میں سوسائٹی کے نظام میں حیرت انگیز انقلاب برپا کر دیا۔ انہی بے چارے فقیروں اور مسکینوں میں وہ روح پھونکی کہ آخر کار انہوں نے مشرق و مغرب کو اپنا تابع فرمان بنا لیا۔

آنحضرت صلعم فرمایا کرتے تھے۔ "تم اپنے مسکین اور کمزور آدمیوں کو میرے روبرو پیش کرو۔ کیونکہ انہی لوگوں سے تم فتح و غلبہ حاصل کرو گے"۔

آپ ان کی جماعت میں بیٹھنے کو بہت مرغوب سمجھتے تھے۔ قریش یہ دیکھ کر کہ آپ مسکینوں کی صحبت میں رہتے اور ان کے ساتھ کعبۃ اللہ جاتے ہیں آپ کا مذاق اڑاتے اور کہتے:۔

"اھٰؤلاء منّ اللہ علیہم من بیننا"

کیا یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے ہمارے درمیان احسان کیا ہے۔

مگر آنحضرت صلعم مساکین کے ساتھ بہت ہی مہربان اور شفیق تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور فقراء کے ساتھ بیٹھے اور اُن کو جنت کی خوشخبری سُنائی۔ تو اُن کے چہروں پر مسرت اور خوشخبری کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ میں چونکہ اُن کے گروہ سے نہیں تھا اس لئے غمزدہ سا ہو گیا۔

آپ نے سعد بن ابی وقاص کو مسکینوں پر اپنی بزرگی اور بڑائی جتاتے ہوئے دیکھ کر فرمایا:۔

"اس کو جو کچھ بھی بھلائی اور فتح و نصرت نصیب ہوگی وہ انہی مسکینوں و فقیروں کی صحبت کا فیض ہوگا"۔ چنانچہ آپؐ کی یہ پیشگوئی اُس وقت پوری ہوئی جبکہ حضرت سعد رضی نے جنگ قادسیہ کے موقعہ پر مسکینوں کی قیادت فرمائی اور رستم کو شکست فاش دے کر کسریٰ کی سلطنت کو پامال کر دیا۔

مسکینوں کی وفات کے بعد بھی آپؐ کی رحمت اور آپ کا احسان اُن پر برابر جاری رہتا۔

صحیح بخاری میں آتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک دن ایک حبشی کو یاد فرمایا اور پوچھا کہ وہ کہاں ہے۔ تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو فوت ہو چکا۔ آپ نے فرمایا تم نے کیوں نہیں اس سے پہلے اس کی اطلاع مجھے دی۔ لوگوں نے اس کی پوزیشن کو ناقابل اعتناء قرار دیتے ہوئے جواب دیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس کی قبر کہاں ہے مجھے نشاندہی کرو۔ چنانچہ آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور نماز جنازہ غائب ادا فرمائی۔ جو گویا ان کی وفات کے بعد بھی اُس سے حسن سلوک کی غیر فانی مثال ہے۔!!

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غلاموں کی آزادی اور ان کی شان و منزلت کو بلند کرنے میں بہت ہی جد و جہد فرماتے تھے۔ ان کی راہ میں مال و دولت حشمت غرضیکہ ساری چیزیں قربان کر دیتے تھے۔ آپ اُن پر بہت مہربان اور شفیق تھے۔ سب سے مشہور واقعہ آپ کے غلام زید بن حارثہ کا ہے۔ جبکہ اُن کے والد اپنے ملک سے اُنہیں لینے کے لئے آئے اور حضورؐ اُن کو آزاد کر چکے تھے۔ اُس وقت حضورؐ نے کلی طور پر اختیار دیا کہ چاہے تو اپنے والد کے ہمراہ اپنے وطن چلے جائیں اور چاہے تو آپ کے پاس ٹھہرے رہیں جس پر انہوں نے آپؐ کو ایسے زمانے میں اپنے والد پر ترجیح دی۔ جبکہ آپ کے پاس نہ دولت و ثروت تھی۔ نہ ہی نعمت کا سامان۔ اُس وقت آپ قریش کی مصیبتوں اور اذیتوں کا شکار بنے ہوئے تھے۔ مگر آپؐ کا حسنِ سلوک اور زید کی حضورؐ سے مودت و محبت غالب آئی۔ یہی وجہ ہے کہ زید بن حارثہ پر ایک وہ دور بھی آیا۔ جس میں آنحضرت صلعم نے زید بن حارثہ کو غزوہ روم کو لشکر روانہ کرتے وقت مہاجرین اور انصار کا قائد اعظم بنایا۔ جب "موتہ" کی لڑائی میں یہ شہید ہو جاتے ہیں اُس وقت آپ کی عمر صرف بیس سال کی تھی۔ بڑے بڑے صحابہ اور آنحضرت صلعم آپ کے جنازے کے ساتھ تھے۔

اوپر کے واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ غلاموں کی شان و عظمت کو دوبالا کرنے کے لئے اُن کے ساتھ کس قسم کا حسن سلوک کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے:۔

"غلاموں کے ساتھ بدسلوکی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

یہ بھی آپ کا ارشاد ہے:۔

"اچھی لونڈی باعث یمن و برکت اور بُری لونڈی موجب شر ہے"۔

حضورؐ کا اس طریق پر برتاؤ نخوت و غرور اور عصبیت جاہلیت کے فاسد و ردی تخیلات کو دور کر کے اُن کے اندر اُخوت کی روح پھونکنے کے لئے بے حد مفید اور کارآمد ثابت ہوئے۔

معرور بن سوید رضی کہتے ہیں کہ میں نے ابوذر کے جسم پر ایک چادر دیکھی۔ اسی قسم کی چادر ان کے غلام کے جسم پر بھی تھی۔ میں نے اس کا سبب دریافت کیا۔ تو اُنہوں نے کہا کہ آنحضرت صلعم کو میں نے یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ یہ تمہارے بھائی ہیں۔ خدا نے اُن کو تمہارے حوالے کر دیا ہے۔ جس کسی کے ماتحت اس کا بھائی ہو۔ تو اس کو چاہیئے کہ جو کچھ خود کھائے اور اوڑھے اس کو بھی وہی کھلائے اور پہنائے۔ تم اُن کی طاقت اور برداشت سے زیادہ کوئی تکلیف نہ دو۔ اگر کوئی مشکل کام اُن کے سپرد کرو تو تم بھی اُس میں اُن کی اعانت کرو اور اُن کا ہاتھ بٹاؤ۔

حضرت انس رضی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کی دس سال خدمت کی آپ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا

آنحضرت صلعم مسکینوں۔ خدمت گذاروں اور غلاموں سے میل جول رکھتے تھے ان سے خندہ پیشانی سے گفتگو فرماتے ان کی دعوت قبول کرتے۔ اُن کے بیماروں کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے۔ اُن کے جنازوں میں شریک ہوتے اور انکے وفات پا جانے پر اُن کے حق میں دعا کرتے اور خصوصیت سے نماز جنازہ کا اہتمام فرماتے۔ (باقی)

جماعت احمدیہ یادگیر کا چھپنواں سالانہ جلسہ

(از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر)۔

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل و کرم ہے کہ جماعت احمدیہ یادگیر عرصہ چھپن سال سے متواتر سالانہ جلسہ منعقد کر کے احمدیت کی آواز کو مسلم و غیر مسلم معتقدوں تک پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ یادگیر اپنے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر مرکزی مبلغین کی مدد کرتی ہے اور اس جلسہ کو ہر لحاظ سے دلچسپ بنا کر کامیاب بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ اس لئے یادگیر کے جلسہ کے بعد تیاپور۔ اودگور۔ دیودرگ اور حیدرآباد شہر کی جماعتیں بھی مبلغین کرام کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے یہاں تبلیغی جلسوں کا انعقاد کرتی ہیں۔

چنانچہ امسال جماعت احمدیہ یادگیر کا چھپنواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۱/ ۲۲ ر مارچ ۱۹۵۵ء کو منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل مبلغین نے شرکت کی۔ حضرت مولانا فضل دین صاحب صحابی۔ جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب رئیس المبلغین علاقہ یوپی۔ مکرم حکیم محمد دین صاحب انچارج مبلغ حیدرآباد۔ مولوی سراج الحق صاحب مبلغ تیاپور۔ مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ چنتہ کنٹہ۔

یادگیر کے جلسہ کے بعد تیاپور۔ اودگور۔ اور حیدرآباد شہر میں بھی جلسے ہوئے۔

جلسہ گاہ کی تیاری

اس سال بھی یہ جلسہ میدان روبرو کچہری میں منعقد ہوا۔ خدام الاحمدیہ یادگیر نے اپنے ہاتھوں سے پنڈال تیار کیا۔ پنڈال رنگا رنگ کی جھنڈیوں اور قمقموں سے سجایا گیا۔ مختلف قسم کی جھنڈیاں حاضرین کو خوش کر رہی تھیں جلسہ کا اعلان پوسٹروں۔ پمفلٹوں اور بذریعہ لاؤڈ سپیکر کیا گیا۔

جلسہ کی کارروائی

مورخہ ۲۴ مارچ کو جلسہ ۹ بجے شب حضرت مولانا فضل الدین صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک۔ نظم کے بعد سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ اپنی افتتاحی تقریر میں آپ نے اللہ پاک کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اس سال پھر جماعت احمدیہ یادگیر کو اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ ہمارا

یہ وضاحت پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کی خلقت کا مقصد یہی ہے اس نے اسی کی پیدائش کی غرض

جلسہ جماعت احمدیہ یادگیر کے ممبران کے اشتراک و تعاون سے کیا جاتا ہے اور یہ اشتراک و تعاون کی روح ہمارے اندر اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا کی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یادگیر کا ہر فرد خصوصاً خدام الاحمدیہ کے نوجوان نہایت خوشی اور سرگرمی سے جلسہ امور کو سرانجام دیتے ہیں۔ خدمت خلق اور اشتراک عمل کا یہ نظارہ بتاتا ہے کہ اس جماعت کا ایک روحانی امام ہے۔ جس کے ہاتھ پر جمع ہونے کے نتیجہ میں اس جماعت کے افراد کو بلا لحاظ مذہب و ملت خدمت خلق کا موقع ملتا ہے اور آپس میں مل کر کام کرنے کی روح پیدا ہوتی ہے۔

آپ کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی نے تقریر شروع کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کرتے ہوئے آپ کی سیرت سے متعلق بعض اہم واقعات کا تذکرہ کیا۔ اور یہ بتایا کہ مذہبی کتابوں کی پیشگوئیاں آخری زمانہ میں ایک مقدس انسان کی آمد کی اطلاع دیتے ہوئے اس کی آمد کا زمانہ وہی متعین کرتی ہیں۔ جس میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ تقریر کے آخر میں آپ نے اس مقدس انسان کے دعویٰ پر غور کرتے اور اپنی روحانی پیاس کو دور کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

آپ کے بعد محترم جناب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے "مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مختلف مثالوں سے یہ وضاحت کی کہ مذہب دنیا میں امن اور شانتی کے قیام کے لئے آتا ہے۔ اور آج ہم اس لئے بد امنی کے دور میں سے گزر رہے ہیں۔ کہ ہم نے مذہب کے اصولوں کو چھوڑ دیا۔ اگر۔ آج ایک عیسائی سچا عیسائی بن جائے۔ ایک ہندو حقیقی ہندو بن جائے۔ ایک مسلمان پکا مسلمان بن جائے اور اپنے مذہبی اصولوں پر کاربند ہو جائے تو دنیا میں امن و امان کی فضا قائم ہو سکتی ہے کیونکہ کسی مذہب نے بھی بد امنی فساد کو روا نہیں رکھا۔

آخر میں حضرت مولانا فضل الدین صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا۔ کہ ہم نے اس وجود کو جو اس دنیا کی اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے مامور ہو کر آیا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ لہذا اپنے کانوں سے اس کا شیریں کلام سنا جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لئے ہادی و راہنما بنا کر مبعوث فرمایا۔ اس نے ہماری پیاس کو دور کرنے کے لئے آسمانی پانی دیا۔ آنکھوں کو جلا دینے کے لئے ایک نور دیا آؤ ہم اس نور کی طرف توجہ کریں۔ اور اس ہادی و راہنما پر ایمان لا کر اپنی اخروی زندگی کے لئے کچھ توشہ تیار کریں۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی

مورخہ ۲۵ ر مارچ ۱۹۵۵ء کو جلسے کا دوسرا دن شروع تھا۔ یہ جلسہ بھی ۹ بجے شب حضرت مولوی فضل الدین صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ اعجاز احمد صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ نصرت اللہ صاحب غوری نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ مولوی سراج الحق صاحب مبلغ تیاپور نے مذہب کی غرض و غایت پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ مذہب کی اصل غرض اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق کا قیام ہے۔ آج جو مذہب اس غرض و غایت کو پورا کرتا ہے وہی حقیقتاً مذہب کہلانے کا مستحق ہے اور اسی کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیئے۔ آپ کے بعد محترم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی نے "امن و سلامتی کا راستہ" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور آپ نے بتایا کہ حقیقی امن و سلامتی کا راستہ وہی ہے جو ہمارے رشیوں۔ منیوں۔ اور نبیوں نے بتایا تھا۔ اس راستہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے خدا پر ایمان۔ انبیاء پر ایمان اور جملہ انبیاء کی تعظیم و تکریم کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ اگر ہر مذہب کے پیرو ان امور کی طرف توجہ دے کر اپنے مذہب پر صحیح رنگ میں قائم ہو جائیں۔ بالفاظ دیگر وہ سچے مسلمان سچے عیسائی۔ سچے ہندو بن جائیں تو دنیا کے اختلافات دور ہو سکتے ہیں۔ آپ نے گیتا کے شلوک۔ وید کے منتر اور قرآن مجید کی آیات پڑھ کر بتلایا کہ یہ کتب بھی انسان کو اسی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ کہ وہ صحیح رنگ میں اپنے مذہب پر کاربند ہو۔

آپ کے بعد مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے انسانی پیدائش کی غرض کیا ہونی چاہیئے۔ انسان کی اس دنیا میں آمد کی اہم غرض اپنے مولا کو راضی کرنا۔ اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ اگر ہمارا دل مطمئن ہو کہ ہم نے اپنے آقا کو راضی کر لیا ہے۔ تو سمجھ لیجئے کہ ہم نے پیدائش کی غرض کو پورا کر لیا تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ انسان کو اس لئے اللہ نے پیدا کیا کہ وہ خدا کا مظہر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کا چلتا پھرتا زندہ ثبوت ہو۔ اگر ہم اس غرض کو پورا کرتے ہیں۔ تو بہتر ورنہ ہمارا وہی حشر ہو گا جو ان ہزاروں چیزوں کا جو اپنی پیدائش کو پورا نہیں کرتیں۔

آخر میں خاکسار نے احباب کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کے پاس بہترین تحفہ وہ خدا ہے جس کا ظہور نئے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے ہوا۔ اس خدا کی تجلیات کو ہم نے دیکھا۔ اور اپنے اندر اس کی محبت کو داخل کیا۔ یہی تحفہ ہم آپ کو دیتے ہیں۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ آپ جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر اس خدا کو پائیں گے جس کو پانے کے بعد آپ بھی ہم کو خدا داری چہ غم داری کا تحفہ دے سکیں گے۔

بالآخر خاکسار نے جملہ حاضرین اور باہر سے آمدہ مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے تکلیف اٹھا کر اس جلسہ میں شرکت کی۔ اور مبلغین کرام کی تقریروں سے فائدہ اٹھایا۔ نیز پولیس و متعلقہ افسران حکومت کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے تندہی سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا اور ہمارے جلسہ کے لئے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی تھیں۔

جلسہ میں یادگیر کے مسلم و غیر مسلم کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اور حیدرآباد دکن۔ تیاپور دیودرگ۔ شوراپور سے بھی احمدی اور غیر احمدی احباب نے شرکت کر کے ہمارے جلسہ کو رونق بخشی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور شیریں ثمرات حسنہ بنا دے۔

سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر جو کہ اس جماعت کی روح رواں ہیں آجکل بعارضہ دمہ شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام سے استدعا ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح

مکرم محترم خان شیر احمد خاں صاحب درویش ولد خان میر خاں صاحب افغان کا نکاح محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اصغری بنت ایم عبدالرزاق صاحب تاجر اگربتی مارکٹ پلی سکندرآباد دکن سے بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ مہر پر مورخہ ۱۸ ر اپریل ۱۹۵۵ء بروز پیر کو حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز عشاء مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور شیریں ثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین۔

مسعود احمد درویش کارکن بیت المال

۱۸-۴-۵۵ قادیان

اخبار عالم احمدیت

فری ٹاؤن (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

اسلام کی کھلی فتح۔ نئے آنیوالے مبلغین اسلام کے اعزاز میں دعوت

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ اسلام مقیم فری ٹاؤن)

فری ٹاؤن (مغربی افریقہ) کا مشہور شہر اور بندرگاہ ہے۔ سیرالیون کا دارالخلافہ ہے۔ یہاں کوئی کیتھڈرل بڑے بڑے گرجے اور بیشمار مشنری اور کنونٹ اور سکول و کالج ہیں۔ مسلمانوں کی آبادی عیسائیوں سے زیادہ ہے۔ لیکن صرف دس مسجدیں ہیں۔ مسیحیوں کے کوئی نصف درجن اخبارات یہاں سے شائع ہوتے ہیں۔ سب سے مشہور اخبار ڈیلی میل ہے۔ اس اخبار کے کوئی ایک درجن رپورٹر ہیں۔ مالک یہودی ہے۔ ایک رپورٹر امریکہ اور لائبیریا دس سال رہ کر حال ہی میں یہاں آیا ہے اس کے ساتھ بندہ کی کئی دفعہ گفتگو ہوئی چنانچہ وفات مسیح کے متعلق میں نے اس کو برٹش انسائیکلوپیڈیا جلد ۱۳ کا حوالہ دیا اسی دن وہ برٹش کونسل لائبریری میں گیا۔ اور مسیح کے تینوں فوٹو اور سارا حال خود مطالعہ کر کے آیا بندہ کی طرف سے اخبار ڈیلی میل ۵۷-۳-۱۴ میں ایک مختصر مضمون شائع ہو چکا ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے۔ امام خلیل نے ایک مسلم جلسہ میں جو کہ گوری سٹریٹ فری ٹاؤن میں ہوا۔ کہا کہ مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے۔ جیسا کہ مسیحی کہتے ہیں۔ بلکہ ۱۲۰ سال کی عمر میں سری نگر کشمیر ہند میں فوت ہوئے ہیں۔ بہت سے حوالوں کے علاوہ اس نے انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کا حوالہ بھی دیا کہ مسیح ہرگز صلیب پر بری موت نہیں مرے اس لئے سارے مسیحیوں کو اس مسئلہ پر گفتگو کرنے کے لئے دعوت دی۔ یہ جلسہ بہت سے احمدی مسلمانوں نے توجہ سے سنا۔

یہ مضمون بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مسیحیوں کی نظر سے گذرا۔ رپورٹر مذکور رات میرے پاس آکر کتب کا خود مطالعہ کرتا رہا۔ اور اس نے بتایا کہ بشپ نے اور بہت سے مسیحیوں نے مضامین بھیجے۔ لیکن اس اصل بات کو چھوا تک نہیں۔ ۵۷-۳-۲۰ کو ایک حصہ شائع ہوا۔ اس کا ملخص یہ ہے۔ "مذہبی پرچارکوں کی یہ کیا گفتگو ہے! ہر ایک شخص اپنے مذہب کو پاک سمجھتا ہے۔ ہم کو خوشی ہے کہ مسلم لڑکے مسیحی لڑکیاں۔ اور مسلم لڑکیاں مسیحی لڑکوں سے یہاں عام شادیاں کرتی ہیں شادی سے پہلے مسلم کو گرجے میں لے جا کر بپتسمہ دیا جاتا ہے۔ اور شادی سے پہلے مسیحی لڑکے مسلم نام سے پکارے جاتے ہیں۔ یہ ملک کی ترقی کے لئے عمدہ فال ہے۔ ہندا امام خلیل کو یہ نہیں چاہیئے کہ دنیا کو بتائے کہ ہم مسلمان ہی بردبار ہیں۔ نا درست کیا ہے (۱) اتوار کو جب ہم گرجا کر رہے ہوتے ہیں۔ تو مسلم لڑکے ہمارے گرجوں کے ارد گرد گاتے سیٹیاں بجاتے پھرتے ہیں۔ اور ہماری مذہبی عبادت کو خراب کرتے ہیں (۲) کیا وہ (خلیل) کوئی مثال پیش کر سکتا ہے۔ جبکہ مسلم کو گرجے سے نکال دیا گیا ہو لیکن مسیحی اگر جوتا اتار کر مسجد میں نہ داخل ہو۔ تو اس کو نکال دیتے ہیں۔ خلیل نے لکھا ہے کہ مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے۔ یہ اس نے ہم کو چیلنج کیا ہے۔ ثبوت مانگے ہیں۔ اگر مسٹر خلیل یہاں اس لئے آئے ہیں تو بہتر ہے وہ کوئی اور رستہ پکڑیں اس کو اپنا مذہب پیارا ہے۔ ہم کو اپنا ہمیں کے دلائل اور طاقت اور اصولوں سے ہم اپنے خدا مسیح سے منہ ہرگز نہیں موڑ سکتے ہم بہت شوق سے اس انتظار میں ہیں۔ کہ ہمارے سارے مذہبی لیڈر اور رہنما اکٹھے ہو کر اس بات کا جواب دیں۔ تاکہ آئندہ کے لئے خلیل اس بات کا اعادہ نہ کر سکے مسٹر خلیل ہم بہت بردبار ہیں ٹی ایس۔ ایم بیلس تھارپ فری ٹاؤن۔

اس خط کو پڑھ کر ایک مسیحی نے ایڈیٹر ڈیلی میل کو لمبا خط لکھا کہ خلیل کے چیلنج کی طرف تو توجہ نہیں کی گئی۔ اور ادھر ادھر کی باتیں لکھ کر ٹال دیا گیا ہے جس کا افسوس ہے۔ ہمارے ایک احمدی بھائی مسٹر ابراہیم کو کر سکرٹری نے بھی عمدہ جواب بطور خط لکھ کر رپورٹر کو دیا۔ لیکن افسوس کہ ہر دو خطوط شائع نہ ہوئے۔ قارئین کرام خود اندازہ لگائیں کہ مسیحیت کو کیسے شکست فاش ہوئی۔ اور اسلام اور احمدیت کا کس قدر بول بالا ہوا۔ کوئی مقابل پر نہیں آیا۔ اور انشاء اللہ قیامت تک کوئی ہمارے دلائل اور براہین قاطعہ کو نہیں توڑ سکے گا۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی غرض ہی کسر الصلیب تھی۔ وہ دن بہت نزدیک ہیں۔ جبکہ تمام دنیا میں صرف ایک خدائے وحدہٗ لاشریک کی پوجا ہوگی ایک ہی دین یعنی اسلام ہوگا ایک ہی کتاب ہوگی۔ اور ایک ہی نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الانبیاء کی اور اس کے کامل غلام کی تابعداری کرنا سارے جہان کا فخر ہوگا۔ اے خدا تو ایسا جلد کر۔ آمین۔

۵۷-۳-۱۸ ربوہ سے تین مبلغ صاحبان یہاں تشریف لائے۔ ہم جہاز میں ہی جا کر ملے۔ وہاں ڈیلی میل کے رپورٹر نے ان کے حالات لکھے اور ہم پانچ مبلغوں کا وہاں ہی گروپ فوٹو لیا گیا۔ جو کہ ۵۷-۳-۱۲ ڈیلی میل کے صفحہ اوّل پر نمایاں طور پر شائع ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

رات کو تین نئے مبلغین کے اعزاز میں مسجد احمدیہ فری ٹاؤن میں خوش آمدید کا جلسہ کیا گیا سب سے پہلے احمدیہ سکول کے ایک بچے نے زبانی تلاوت قرآن کریم کی۔ پھر بندہ نے تقریر کی اور سب کو خوش آمدید کہا۔ سیرت لیڈر پار احمدیوں۔ دو مقامی مسیحیوں اور دو مالکیوں نے بھی اور مولوی محمد صدیق صاحب فاضل نے بھی تقریر کی۔ ایک مسیحی مسٹر ولیم نے کہا کہ میں عنقریب ربوہ حضور انور کی زیارت کے لئے جا رہا ہوں۔ رپورٹر مذکور نے کہا کہ میں مسیحی ہوں۔ لیکن میری اب خلیل سے بہت سی کتب مطالعہ کرنے اور تبادلہ خیالات کرنے سے پوری پوری تسلی ہو گئی ہے۔ کہ اسلام مسیحیت سے بدرجہا بہتر ہے۔ ایک دوست نے کہا کہ میں ایک سال سے مسیحیت سے تائب ہو کر مسلمان ہوا ہوں۔ اور اسلام کی تعلیم کو مسیحیت کی ناقابل عمل تعلیم سے بدرجہا بہتر اور عمدہ خیال کرتا ہوں۔ مسٹر عبد اللہ بٹ مسلم رئیس نے کہا۔ کہ احمدی مبلغوں کو چاہیئے کہ ساری کوشش اس کام کے لئے نہ صرف کریں کہ مسلمانوں کو احمدی بنایا جائے۔ بلکہ مسلموں کو ہر قسم کے فوائد پہنچائے جائیں۔ جس کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ پہلے خلیل افتر نے شکریہ ادا کیا۔ پھر قاضی مبارک احمد صاحب نے تقریر کی۔ پھر مولوی محمود احمد صاحب نے تقریر کی۔ آخر میں بندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کرائی بعدہٗ جلسہ ختم ہوا۔ احباب ہمارے مشن کی کامیابی و ترقی کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(الفضل ۵۷-۴-۱۵)

امام مسجد لنڈن کا

اسلامی نظریات کی وضاحت پر تفصیلی لیکچر

لنڈن۔ لنڈن مسجد کے امام مکرم مولود احمد خان صاحب نے مورخہ ۷ر اپریل کو انگلستان کی "نیشنل انشورنس ایڈوائزری کمیٹی" سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی نظریات کو وضاحت سے پیش کیا دوران تقریر میں آپ نے اس بات پر زور دیا کہ اسلام اپنے پیرودں میں قانون کی پابندی اور حکومت کے ساتھ تعاون کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ تعدد ازدواج کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اگرچہ اخلاق کی بہبود و حفاظت اور یکجہتی کے پیش نظر اسلام نے تعدد ازدواج کی اجازت دی ہے۔ لیکن ہر مسلمان کے لئے یہ لازمی نہیں ہے کہ وہ ضرور ہی ایک سے زیادہ شادیاں کرے اس لئے مسلمانوں کی ہر شادی کو تعدد ازدواج پر محمول کرنا درست نہیں ہے۔ مکرم امام صاحب نے کہا کہ اگرچہ آجکل مسلمان نیشنل انشورنس میں تو حصہ لیتے ہیں۔ لیکن بیوگان کی نگہداشت اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے اسلام نے جو سہولتیں اور رعایات مقرر کی ہیں انکی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دی جاتی۔ آپ نے زور دیا کہ بیوگان کو اسلام کی مقرر کردہ سہولتیں اور مراعات ملنی چاہئیں۔ کیونکہ وہ بہت بڑی حکمت پر مبنی ہیں۔ انگلستان کی نیشنل انشورنس کمیٹی کے اس اجلاس میں سر سینیٹر رابرٹ سر پرائڈ اور دیگر سربرآوردہ رکن موجود تھے۔

دو مجاہدین اسلام کی ربوہ سے روانگی

ربوہ۔ ۱۱ر اپریل مکرم سید داؤد احمد صاحب مع اہل و عیال انگلستان کے لئے۔ اور مکرم مولوی عبد الواحد صاحب سماٹری مرکز احمدیت میں چند ماہ قیام کے بعد مزید تعلیمی ترقی کے لئے باہر روانہ ہو گئے۔ ایک روز قبل ہر دو مجاہدین کو جامعۃ المبشرین ربوہ کی طرف سے الوداعی پارٹی دی گئی۔ اور روانگی کے وقت اہالیان ربوہ کی ایک کثیر جماعت نے پوری عزت و تکریم کے ساتھ اسٹیشن پر اپنے مجاہد بھائیوں کو الوداع کہا۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہر دو مجاہدین کو بخیر و عافیت اپنی اپنی منزل مقصود پر پہنچائے اور ان کے نیک مقاصد میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

مبلغ سیرالیون کی علالت

اطلاع ملی ہے کہ مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ سیرالیون زیادہ بیمار ہو گئے ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت اپنے مجاہد بھائی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

مسلم و غیر مسلم خوشگوار تعلقات

انڈو پاکستان کرکٹ ٹسٹ میچ کے موقعہ پر ۳۰ ہزار ہندوستانی لاہور گئے۔ جس شاندار طریق پر اہالیان لاہور نے ان کو خوش آمدید کہا۔ اس سے ہندوستانی احباب حد درجہ متاثر ہوئے۔ اور روہ کران کے دل میں یہ خیالات اٹھتے تھے۔ کہ جب بھی کوئی موقعہ آیا۔ تو پاکستانیوں کے ہندوستان میں وارد ہونے پر وہ بھی اسی طرح فراخدلی سے تواضع کریں گے۔ چنانچہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں ہاکی کے میچوں کے تعلق میں امرتسر اور جالندھر کے لئے پاکستانیوں کو آنے کی سہولت بہم پہنچائی گئیں اور کم و بیش نصف لاکھ پاکستانی امرتسر اور جالندھر آئے۔ راقم (ایڈیٹر) اور بعض اور احباب کو امرتسر جا کر بھاری تعداد میں احمدیہ لٹریچر تقسیم کرنے کا موقعہ ملا۔ جسے زائرین نے بالعموم خوشی سے قبول کیا۔ مسلمان بہت خوش تھے۔ کہ ان کو آٹھ سال کے بعد ایسا موقعہ حاصل ہوا ہے۔ کئی ایک اپنے اقارب کی قبروں پر دعا کے لئے گئے۔ مسجد خیرالدین میں نمازیں ادا کیں۔ اپنے مکانات کو دیکھا وہاں قیام کیا۔ وہاں سے پانی تک اقارب کے لئے لے گئے۔

غیر مسلم احباب نے خدمت و تواضع میں کسی قسم کی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ جگہ جگہ لنگر اور برف پوتل کے انتظامات کر رکھے تھے۔ اور منت سماجت کر کے ہی مسلمانوں کو وہاں سے جانے دیتے تھے۔ اور خواہ وہ کئی بار کھا پی کر سیر ہو چکا ہوتا اور حقیقتاً مزید کے لئے گنجائش نہ ہوتی تب بھی اسے بغیر کھلائے پلائے جانے کی اجازت نہ دی جاتی۔ ایسے مہمان نواز رضاکار نوجوان اور بوڑھے ہر طبقہ پر مشتمل تھے) ہمیں بھی وہاں لے جانا چاہتے۔ ہم ہر چند ہی ذکر کرتے کہ ہم ایسی خاطر تواضع کے حقدار نہیں۔ کیونکہ ہم ہندوستانی ہیں۔ قادیان سے آئے ہیں۔ اور لٹریچر کے باعث پُل بھی ہم نمایاں تھے لیکن غیر مسلم دوست پھر بھی باصرار ہمیں لے جاتے۔ ہمارے ساتھ ایسا محبت بھرا سلوک اس امر کے ثبوت کے لئے کافی تھا۔ کہ ان کا دل مسلمانوں سے ملاقات کرنے اور ان کو اپنے ہاں بطور مہمان آئے دیکھ کر بلیوں اچھل رہا ہے۔ اور ان کی خوشی اور سرور و انبساط کا ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے تھے۔

ان نصف لاکھ اشخاص کو دیکھنے یا ان سے ملاقات کرنے کے لئے بھی دور دور سے غیر مسلم احباب آئے ہوئے تھے یہ ان کی محبت و تپاک کا مزید ثبوت تھا۔ عوام کے علاوہ پولیس افسران وغیرہ کا سلوک بھی نہایت فیاضانہ اور پرجوش تھا۔ اور وہ حسن سلوک میں ہمہ تن مصروف پائے گئے۔ میچ کے موقعہ پر چونکہ ہجوم غفیر کی تعداد اندازہ سے بھی بہت بڑھ کر تھی۔ اس لئے لازماً ایسے مواقع پر انتظام میں دقت پیدا ہو جاتی ہے لیکن پولیس کا کافی انتظام تھا۔ جو نہایت توجہ اور جوش اور محبت سے سرگرم عمل رہی اس موقعہ پر بھی ہمارے ساتھ پولیس والوں نے بہت ہی مشفقانہ سلوک کیا۔ اور دور سے بلا کر ہمیں آگے بیٹھنے اور اچھی طرح میچ دیکھنے کا موقعہ دیا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دونوں ہمسایہ ممالک کے تعلقات خوشگوار صورت اختیار کر رہے ہیں۔ اور عوام اور حکام دونوں طبقے تعلقات کی استواری کے لئے کوشاں ہیں۔ اور جب نیک نیتی سے محبت و اخلاص کی فضاء پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو وہ ضرور بار آور ہوتی ہے ہمیں امید ہے کہ دونوں ممالک زیادہ سے زیادہ ایسے مواقع بہم پہنچائیں گے۔ کہ دونوں طرف کے عوام کو ایک دوسرے سے مل کر تعلقات بڑھانے کا موقعہ ملے۔ اور غلط فہمیاں دور ہوں اور ارباب بست و کشاد اور اخبارات بھی کوشش فرمائیں گے۔ کہ اس خوش آئند تبدیلی کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو سکیں تاکہ دونوں ممالک نیک ہمسایوں کی طرح رہ سکیں۔

موسم ... دعا کا مہینہ کہلانے کا زیادہ مستحق ہے۔ کیونکہ ان ایام میں دعا کے اجتماعی اور انفرادی کثرت سے مواقع میسر آتے ہیں۔

اس وقت ہماری مخصوص دعاؤں کا سب سے زیادہ مستحق دین اسلام ہے اور بقول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اس وقت اسلام ایک یتیم کی طرح ہے اس کی قوت و شوکت کے لئے کثرت سے دعائیں کی جائیں۔ پھر اپنے پیارے امام کے لئے دعائیں کی جائیں۔ کیونکہ اس وقت روئے زمین پر اسلام کا حقیقی علمبردار آپ کے سوا اور کوئی نہیں۔ گو حضور بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہت صحت یاب ہیں۔ مگر بوجہ علالت ابھی تک حضور کی حالت کے باعث ہی ہم لوگ حضور کے ... ترین ارشادات سے محروم ہیں۔ چند روز میں حضور علاج کے سلسلہ میں یورپ تشریف لے جا رہے ہیں (باقی صفحہ پر)

رمضان المبارک — "دعا کا مہینہ"

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

چند روز بعد رمضان شریف شروع ہونے والا ہے۔ یہ وہ بابرکت مہینہ ہے جسے شریعت محمدیہ میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اہمیت پر بڑا زور دیا ہے۔ اور اس سے پورے طور پر فائدہ اٹھانے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ احادیث میں مروی ہے کہ:۔

دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا۔ مگر اسکے گناہ بخشے نہ گئے۔ اور دوسرا جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔

چونکہ یہ مبارک مہینہ سال کے بعد آتا ہے۔ اس لئے ہر سچے مومن کو اس کی آمد پر ہر رنگ میں فائدہ اٹھانے کی سعی بلیغ کرنی چاہیئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کسی مسلمان کا اسلام اس وقت تک مکمل ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ اس کے روزوں کا التزام نہ کرے۔ کیونکہ اسلام کی بناء جن پانچ باتوں پر قرار دی گئی ہے ان میں سے ایک رمضان شریف کے روزے بھی ہیں۔

اگرچہ ظاہری روزہ سے مراد تو مسلمان کا پو پھٹنے سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور مرد و زن کے مخصوص تعلقات سے پرہیز کرنا ہے لیکن کسی شخص کا روزہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک روزہ کی اصل غرض حاصل نہ ہو۔ وہ حصول تقویٰ کے طور پر رکھی گئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

یعنی اے مسلمانو! جس طرح پہلی امتوں پر روزے فرض کئے گئے۔ اسی طرح تم پر بھی فرض کئے جاتے ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ تا اس کے نتیجہ میں تم تقویٰ میں آگے قدم بڑھاؤ۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ آدمی جو کذب بیانی اور فریب کاری کے طریق کو ترک نہیں کرتا۔ اور اپنی زندگی کو نیکو کاروں کی زندگی میں نہیں ڈھال لیتا اس کا ظاہری طور پر کھانے پینے کو چند روز کے لئے ترک کر دینے سے کچھ فائدہ نہیں اور نہ ہی خدا تعالیٰ کو اس کی یہ حرکت پسند ہے۔ پس جو شخص روزے کا التزام تو کرتا ہے۔ لیکن اسکے لوازمات کو پورے تقاضے سے ادا نہیں کرتا اس کیلئے ان احادیث اور کلام الٰہی میں بہت بڑے خوف کا مقام ہے۔

علاوہ ازیں روزوں کی عظمت و اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے حدیث قدسی میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ

یعنی ابن آدم کا ہر عمل اس کی بشریت کو ظاہر کرتا ہے لیکن جب وہ روزہ رکھتا ہے اور کھانے پینے وغیرہ امور سے ایک وقت تک پرہیز کر لیتا ہے تو گویا ایک گونہ وہ میرے ساتھ مشابہت پیدا کرنے کی کوشش میں ہوتا ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ میرے رنگ میں رنگین ہونے کی سعی کرتا اور اس طرح اس کے ثواب میں پھر میں بھی اُسے اپنا خاص انعام عطا کروں گا۔

جب ہم اس حدیث کی روشنی میں کلام مجید پر غور کرتے ہیں۔ تو اس میں بھی روزہ دار کو ایسے عظیم الشان انعام دیئے جانے کا ذکر موجود پاتے ہیں۔ اور وہ صرف انعام ہی نہیں بلکہ مسلمان کے لئے ایک عظیم الشان نشان امتیازی بھی ہے۔ اور درحقیقت یہی وہ غیر معمولی عظمت ہے۔ جو اسلام کو بمقابلہ دیگر مذاہب حاصل ہے اور وہ ہے "زندہ خدا کی نشان دہی"

چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

یعنی میرے بندے جو روزوں کی وجہ سے اپنی عملی زندگی میں تبدیلی پیدا کر کے تقویٰ کی منازل طے کرتے ہوئے میرے قرب کے لئے آگے قدم اٹھاتے ہیں۔ انہیں اس بات کی خوشخبری سنا دو۔ کہ جب ان کے دل میں میرے ملنے کی خواہش ہے تو وہ سمجھ لیں کہ پھر میں بھی ان کے قریب ہوں اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دعا کریں میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا پھر وہ اس مقصود کو پانے کے لئے

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ

پر کاربند رہیں تا وہ فقیکہ

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ

کے مطابق اس مقصد کو پالیں

پھر مذکورہ بالا آیت کے پیش نظر یہ مبارک مہینہ ...

ہر گھر میں ایکٹر

اس عنوان سے روزنامہ پرتاپ جالندھر مورخہ ۱۴ میں ایک دلچسپ مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں بعض مفید اعداد و شمار اس طرح درج کئے گئے ہیں:۔

"صنعت فلمسازی پر اس وقت ۴۱ کروڑ روپے کا سرمایہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور سٹوڈیوز کے سازو سامان کی قیمت کا اندازہ بھی چھ کروڑ روپے ہے۔

سینماؤں اور تھیٹروں پر جتنا روپیہ لگا ہوا ہے اس کا اندازہ ۲۶ کروڑ روپے تھا فلموں کی پروڈکشن اور ڈسٹری بیوشن کا کاروبار ۳۰ کروڑ سے چلایا جا رہا ہے۔ ہندوستان بھر میں سینما گھروں کی تعداد ۔۔۔ تین ہزار ہے۔ جن میں ۔۔۔ ۲۰ لاکھ افراد بیک وقت بیٹھ کر فلم دیکھ سکتے ہیں۔ شوق فلم بینی کا یہ عالم ہے کہ ہر روز ۲۵ لاکھ آدمی سینما دیکھتے ہیں۔۔ ۶ سٹوڈیو شب و روز فلمیں بنانے میں مصروف رہتے ہیں اور ہر سال ۲۵۰ فلمیں تیار کی جاتی ہیں۔ اور یہ فلمیں تیار کی جاتی ہیں۔ اور یہ فلمیں ۔۔ ۶ ڈسٹری بیوٹر ملک کے کونے کونے میں نمائش کے لئے پیش کرتے ہیں۔

صنعت فلمسازی کے متعلق ہمارا یہی نظریہ رہا ہے۔ کہ یہ صنعت اصولی طور پر موجودہ زمانہ کی ایجادات میں سے ہے۔ اور اس کے نقصان اور ان نقائص کو دور کر دیا جائے۔ تو اس وقت علوم و فنون کی ترقی و ترویج میں ایک اہم پارٹ ادا کر سکتی ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ صنعت جن افراد کے ہاتھوں میں ہے وہ اسے محض طلب زر کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اُسے ملک و قوم کی بہبودی اور اس کی مستقل بنیادوں کی مضبوطی کے طور پر استعمال کرنے کی طرف توجہ نہیں۔ چنانچہ اس کی طرف پرتاپ کے مضمون نگار نے بھی بایں الفاظ روشنی ڈالی ہے:۔

"ان باتوں کے باوجود ہمارے فلمی ناخداؤں نے ہندوستانی فلموں کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش نہیں کی۔ انہوں نے اس بات کا خیال نہیں کیا کہ فلمیں صرف تفریح کے لئے ہی نہیں دیکھی جاتیں انہیں عوام کی معلومات میں اضافہ کرنے اور ان کے اخلاق کو بلند کرنے کے لئے ایک حربے کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

فلمیں تعلیم کا بھی ایک ذریعہ ہیں۔ فلموں کے ذریعہ بچوں کو دی ہوئی تعلیم بہت دیرپا ثابت ہوتی ہے تاریخ اور جغرافیہ جیسے مضامین تو فلموں کے ذریعے سے نہایت کامیابی کے ساتھ پڑھائے جا سکتے ہیں اور فلمیں دیکھنے کے بعد بچے ان واقعات کو آپ بیتی کی مانند یاد رکھ سکتے ہیں۔"

اس نوٹ میں جہاں تک فلموں کو بچوں کی تعلیم کا بہترین ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ آج وہ کونسی فلم ہے۔ جو خاص طور پر بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے تیار کی جاتی ہے۔ جس میں جنسی پہلوؤں کو تانا بانا کے طور پر استعمال نہیں کیا جاتا۔ جس میں فحش اور بے ہودہ مخرب الاخلاق گانوں سے پاک رکھا جاتا ہے۔ جو قوم کے نوخیز معصوم دماغوں کو زہر آلود کر سکتے ہیں۔ انہیں کی بے راہ روی کا نتیجہ ہے کہ کچھ عرصہ ہوا سینکڑوں ماؤں نے ایسی فلموں کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ اور وقتاً فوقتاً ملک کے لیڈر اس پر اظہار رنج کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کانگرس کے موجودہ صدر ڈھیبر نے ۱۴ اپریل کو جالندھر میں سٹوڈنٹس کو خطاب کرتے ہوئے اس نقص کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جو اندر ہی اندر ہماری آئندہ پود کو بیکار بنانے میں گھن کا کام دے رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"آجکل طلباء طرز گفتار موسیقی اور بالوں کے فیشن میں فلمسٹاروں سے کم نہیں ان میں سے بیشتر سینما کے معاملات میں درجہ اول کی ڈگری حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ زیادہ تر سینما اور جرائم ہی سے متعلق کتابیں پڑھتے ہیں۔ گھر کی حالت خواہ کچھ بھی ہو بہت سے طلباء سکول کالج بند ہونے کے بعد سینما گھروں میں جا بیٹھتے ہیں۔ اور سوشلزم اور گاندھی ازم اور کمیونزم کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ لیکن سینما کے متعلق ہر سوال پر انہیں عبور حاصل ہے۔ اس طرح کے طلباء عام طور پر پرچے مشکل ہونے کی شکایت کرتے ہیں۔ اور پرچہ ممتحنوں کی لیاقت پر شبہ کرتے ہیں"۔ (پرتاپ جالندھر مورخہ ۱۶/۴/۵۵)

پس ضرورت ہے اس امر کی کہ ملک کے لیڈر بجائے اسکے کہ وقتاً فوقتاً اس کی قباحتوں اور اس کے بد نتائج پر "تبصرہ" کرتے رہیں کوئی موثر قدم اٹھائیں۔ جس سے ہماری نئی پود محفوظ رہ کر ملک و قوم کے لئے مفید وجود بن سکے۔ بیشک بڑی بات سے اظہار نفرت کرنا اور اس کے بُرے عواقب سے آگاہ کرنا بھی ایک حد تک مفید ہے۔ لیکن یہ اُس ذہن کے لئے ہے جس کے ہاتھ میں اُس کو بدلنے کے لئے کوئی طاقت نہ ہو۔ گویا ہم یہ باور کرنے کو تیار ہیں۔ کہ ہمارے ملک کے نیتاؤں کو اس قسم کی خرابیوں کی روک تھام کے لئے طاقت نہیں، طاقت ہے اور ضرور ہے لیکن اُس کو میدان عمل میں لانے کی تا حال کسی فرد کو جرأت نہیں ہو رہی پس مناسب ہے ہم اور ضروری ہے کہ ہمارے ملک و قوم کے ارباب بلند ہمتی کا ثبوت دیں۔ اور اس کے لئے نتیجہ خیز اقدام کریں۔ اگرچہ یہ بات خوش کن ہے کہ اس صنعت کے ذریعہ پانچ لاکھ آدمی اپنا پیٹ پال رہے ہیں۔ اور ۱۲ کروڑ روپیہ ٹیکس کے طور پر حکومت کو وصول ہوتا ہے۔ لیکن ان فوائد کے مقابل پر جو قومی نقصان ہو رہا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے

چونکہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض ہر انسان کو با اخلاق اور با خدا انسان بنانا ہوتا ہے۔ اسلئے اگرچہ اس کو کسی جگہ جسمانی حکومت حاصل نہیں۔ لیکن روحانی طور پر اس نے اپنی جماعت کے افراد کو سینما کی بدعت سے بچانے کی غرض سے جماعت کے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے ۲۰ سال پہلے سینما کے نقصانات کے پیش نظر اپنی جماعت کو سینما بینی سے ممانعت فرما دی تھی۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:۔

"سینما اپنی ذات میں بُرا نہیں بلکہ اس زمانہ میں اسکی جو صورتیں ہیں وہ مخرب الاخلاق ہیں"۔ (تقریر مشاورت ۱۸، ۱۹ اپریل ۱۹۳۹ء)

نیز فرمایا:۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے سینما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے نہ کہ اخلاق سکھانا اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بے ہودہ افسانے اور گانے پیش کرتے ہیں جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور شرفاء ان میں جاتے ہیں۔ تو اُن کا مذاق بگڑ جاتا ہے اور اُن کے بچوں کا بھی جن کو وہ سینما دیکھنے کے لئے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے"۔

(خطبہ جمعہ ۸ ہش) خاکسار محمد حفیظ بقا پوری

پریزیڈنٹ آل انڈیا سیوا ہاری سکھ آرگنائزیشن جالندھر کی گورنمنٹ کی جنتا سے اپیل!

مورخہ ۱۴ کے پرچہ بدر میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جائیدادوں کے غیر نکاسی ہونے کے متعلق کسٹوڈین جنرل دہلی کے فیصلہ کی مختصر وضاحت کی جا چکی ہے۔ نیز معاملہ کے قانونی پہلو کے علاوہ پبلک اداروں اور فیصلہ سے متاثر ہونے والے ریفیوجی دوستوں کے متعلق جماعت احمدیہ کے موقف کا اظہار کیا جا چکا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ محترم باوا ہرکشن سنگھ صاحب پرنسپل اور پرچار سبھا کے دیگر ذمہ دار اراکین ہماری ہمدردی اور تعاون کی پیشکش پر سنجیدگی سے توجہ فرمائیں گے۔

اس سلسلہ میں جناب پروفیسر بی ڈی جین صاحب پریزیڈنٹ آل انڈیا سیوا ہاری سکھ آرگنائزیشن جالندھر نے جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

"ہندی جمہوریت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس میں بسنے والے تمام شہریوں کو مساوی حقوق حاصل ہوں۔ بھارت سرکار نے اپنے ودھان میں اقلیتوں کے حقوق کو ملحوظ رکھتے ہوئے دیانتداری سے کام لیا ہے۔ اس لئے سات سال کے قلیل عرصہ میں سنسار کے ہر کونہ میں ہندوستان کا نام بلند ہوا ہے۔ میں ہند سرکار کی نیک نیتی پر وشواش رکھتے ہوئے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہند میں بسنے والے احمدی جو کہ تمام فرقہ جات سے کم نسبتی میں ہیں کے ساتھ انصاف کا سلوک رکھے گی۔ جیسے کہ گورنمنٹ نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی غیر منقولہ جائیدادوں کی بحالی کے متعلق فیصلہ کر بھی دیا ہے۔

مجھے آج قادیان آنے کا اتفاق ہوا کچھ حالات کا پتہ چلا کہ جماعت احمدیہ کی جائیدادوں کی واگزاری کے متعلق گورنمنٹ کے منصفانہ فیصلہ کے خلاف بعض لوگ آواز پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان پبلک اداروں کے منتظمین اور ایسے شرنارتھی بھائیوں سے ایل بدرد کا رکھتا ہوں جن پر گورنمنٹ کے اس فیصلہ کا اثر پڑے گا۔ لیکن یہ بات اچھی طرح سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کہ ان کی مشکلات کا حل گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے نہ کہ جماعت احمدیہ قادیان کی غیر نکاسی جائیدادوں سے وابستہ ہے۔ اب جبکہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات دن بدن کے سے بہتر ہو رہے ہیں۔ اور اس ملاپ کا پرچار دیگر ممالک میں بھی ہو رہا ہے۔ تو اس خوشگوار فضا کے اندر کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہیئے۔ جو ماحول کو مکدر کرنے کا باعث ہو۔ اور دیش کی شان کے شایان نہ ہو۔ پس انجمن احمدیہ قادیان اور ہندوستانی احمدی بھائیوں کی جائیداد کی واپسی کے سلسلہ میں ضلع گورداسپور کی پبلک بالعموم اور قادیان نواسیوں سے بالخصوص میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھارت کی سیکولر پالیسی کو اپناتے ہوئے کسی قسم کی تنگدلی کا مظاہرہ نہ کریں جس سے اقلیت جماعت کے حق کو نقصان پہنچنے کا خطرہ پیدا ہو۔ دستخط

پروفیسر بی ڈی جین

جماعت احمدیہ تیماپور کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۷، ۲۸ / مارچ ۱۹۵۵ء کو تیماپور کے ایک وسیع گراؤنڈ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہؤا۔ جس میں جملہ انتظامات نہایت تسلی بخش تھے۔

پہلا اجلاس مورخہ ۲۷/۳/۵۵ بروز اتوار زیر صدارت مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر منعقد ہؤا۔ اجلاس کی کارروائی ½۷ بجے شام تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم و محترم مولانا مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ کی تقریر تھی۔ آپ نے "وفات مسیح" کے موضوع پر ایک بسیط اور مدلل تقریر بیان فرمائی جسے سامعین نے گہری دلچسپی سے سنا۔ نظم کے بعد مکرم مولانا مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی نے "صداقت اسلام از روئے ہندوازم" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کو یہ طبقہ کے لوگوں نے پسند کیا۔ اس طرح جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس ½۱۱ بجے شب اختتام پذیر ہؤا۔

جلسہ کا دوسرا اجلاس اگلے روز زیر صدارت مکرم مولوی نذیر احمد صاحب قریشی امیر مقامی جماعت تیماپور ½۷ بجے شام منعقد ہو کر ½۱۱ بجے رات ختم ہؤا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ نے "مسئلہ ختم نبوت کی حقیقت" کے موضوع پر مفصل طور پر روشنی ڈالی۔ بعدہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیر نے احمدیت کے پیغام کے عنوان پر عمدہ پیرائے میں اظہار خیال فرمایا۔

مکرم مولوی سراج الحق صاحب مبلغ مقامی نے مقامی جماعت کے تعاون سے جلسہ کے جملہ انتظامات سرانجام دیئے۔ مستورات کے لئے علیٰحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ ہر دو اجلاسات میں شامل ہونے والے افراد کی اوسط حاضری دو ہزار تک رہی۔

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت تیماپور کو ہمیشہ دینی اجلاسات کرنے کی مزید توفیق اور اخلاص میں ترقی عطا فرما دے۔

خاکسار مبارک احمد وکیل زعیم مجلس خدام الاحمدیہ تیماپور۔

موسیٰ بنی مائینز میں جلسہ سیرت پیشوایان مذاہب

۹ / جنوری ۱۹۵۵ء کو مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائینز صوبہ بہار میں یوم پیشوایان مذاہب منایا گیا جس میں معزز اہالیان شہر اور ایک کمپنی کے آفیسرز اور عوام نے جلسہ میں شرکت فرمائی۔ جلسہ کی حاضری کئی سو کی رہی۔

½۵ بجے شام تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے خاکسار نے قریباً سوا گھنٹہ تک آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر تقریر کی علاوہ ازیں غیر مسلم احباب میں سے بھی بعض نے دوسرے پیشوایان مذاہب کی سیرت و سوانح بیان کیں۔ جلسہ بڑی کامیابی کے ساتھ نو بجے رات اختتام پذیر ہؤا۔

خاکسار سمیع اللہ مبلغ بہار

رمضان المبارک (بقیہ صفحہ ۳)

حضور کے بخیر و عافیت پہنچنے اور پھر خاتمہ الرائے سے واپس تشریف لانے اور باصحت لمبی عمر پانے کے لئے کثرت سے دعاؤں کی ضرورت ہے۔

اسی طرح احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے ایام میں انفاق فی سبیل اللہ کی طرف زیادہ توجہ فرماتے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور اپنی جود وسخا میں تیز ہوا سے بھی سبقت لے جاتے۔ پس حضور کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے پہلا فرض ہے کہ مقامی غرباء کی امداد کے ساتھ جماعتی چندوں کی ادائیگی کا خاص خیال رکھیں۔ تاکہ خدمات دین کے کام جو روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے بعض اوقات ملتوی کرنے پڑتے ہیں معرض التواء میں نہ پڑیں اور اس طرح ہم اپنے لئے عقبیٰ کا غیر فانی حساب محفوظ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے

دردمندانہ دعائیں اور صدقات

موسیٰ بنی مائینز

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی خبر بدر سے پڑھ کر ہم لوگ بڑے افسوس میں ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی لمبی عمر اور کامل صحت کے لئے اجتماعی دعا جماعت میں جاری ہے تازہ اطلاع ملتے ہی تمام دوست رقم ۲۰ روپے جمع کر کے ایک بکرا صدقہ کیا۔ اور حضور کی صحت کاملہ تک صدقہ کا سلسلہ جاری کرنے کا عہد کیا گیا۔ خدا تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو جلد آرام کر دے۔ آمین۔ (خاکسار شیخ شعبان نائب صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی)

چودوار (اڑیسہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی خبر سے جماعت بے قرار ہے۔ صدقہ کے ساتھ اجتماعی دعا کا انتظام کیا گیا ہے۔

(سید صمصام علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چودوار)

دیودرگ

حضرت امیر المومنین پر یکایک بیماری کے حملہ کی خبر پا کر سخت تشویش ہو رہی ہے۔ جماعت کے سب احباب کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔ اور ہماری انفرادی دعائیں بھی جاری ہیں۔ مبلغ ۵/- روپے برائے صدقہ حضرت اقدس نذرانہ درویشان و نذرانہ حضرت قمر الانبیاء ارسال خدمت ہیں۔

(محمد عبد الرحیم و عبد الحلیم سکرٹریان جماعت احمدیہ دیودرگ)

بھدرک (اڑیسہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر فالج کے حملہ کی خبر اخبار بدر سے ملتے ہی احباب جماعت میں سخت اضطراب ہؤا۔ ردّ بلا کے طور پر چندہ کر کے آج ایک بکرا ذبح کر کے اس کے ساتھ چاول پکوا کر غرباء میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔

(خاکسار سید محمد زکریا احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھدرک)

کوٹیلہ (اڑیسہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شدید علالت کی خبر سنکر جماعت احمدیہ کرڈاپلی پینکال اور کوٹ پلہ کے احباب نے اجتماعی دعاؤں کے علاوہ ایک بکرا بطور صدقہ قربان کیا۔ غرباء میں چاول تقسیم کئے گئے۔ دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے۔ خداوند کریم ہماری دعاؤں اور حقیر قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے ہمارے پیارے آقا کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور ہمیں حضور کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(خاکسار سید فضل عمر کٹکی خادم سلسلہ احمدیہ)

ہبلی (بمبئی)

مورخہ ۳/۵۵ کی رات نماز تہجد میں حضور کی صحت یابی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ نیز بوقت عصر صدقہ کی تحریک پر جماعت کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا گیا۔ خاکسار حضرت صاحب منڈ سگر

درخواستہائے دعا۔ (۱) فضل الدین احمد صاحب فالج سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت فرمائی جائے۔ مرزا نذیر احمد لاہور چھاؤنی۔

(۲) مکرم مولوی ابو الحسن صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت بخشے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جمیل احمد قادیان

فہرست خریداران بدر جن کا چندہ ماہ مئی ۱۹۵۵ء میں ختم ہے

حساب ملاحظہ چندہ بھجوا دیں ورنہ اخبار بند کرنا پڑے گا۔ (مینیجر بدر قادیان)

نمبر ۱۰۸۶ - مکرم میاں عطاء اللہ شاہ صاحب شتاب گڑھ ۲۸ مئی ۱۹۵۵ء
نمبر ۱۲۴۶ " ڈپٹی محمد ایوب صاحب ڈھاکہ ۲۸ " "
نمبر ۱۱۵۶ " محمد عاشق حسین صاحب خانپور ملکی ۲۸ " "
نمبر ۱۱۴۳ " چوہدری باغدین صاحب منٹگمری ۲۸ " "
نمبر ۱۲۲۹ " محمد عبد اللہ صاحب رشی نگر ۱۴ " "
نمبر ۱۱۴۹ - " حکیم پیر غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ یاڑی پورہ ۷ " "
نمبر ۱۱۶۴ " شیخ برکت علی صاحب چک ۱۴۲ فقیر والی ۱۴ " "
نمبر ۱۱۳۷ - " مکرمی امۃ السلام صاحبہ لکھنؤ ۱۴ " "
نمبر ۱۱۷۲ " پیر فضل الرحمن صاحب سندہ براری ۲۸ " "
نمبر ۱۱۷۳ - " پیر فضل الرحمن صاحب سندہ ۲۸ " "
نمبر ۱۲۸۴ - مکرم شیخ عبد الحمید صاحب پریذیڈنٹ موسیٰ بنی مائینز ۷ مئی ۱۹۵۵ء
نمبر ۱۲۲۲ " بشیر الدین صاحب کورائے ۱۴ " "
نمبر ۱۲۳۱ - " حافظ لیسین صاحب کھرپا ۷ " "
نمبر ۱۲۳۲ - " منشی کلیم الدین صاحب بھاگلپور ۷ " "
نمبر ۱۳۵۹ - مکرمہ ماجدہ بیگم صاحبہ رائچور ۲۸ " "
نمبر ۱۱۴۴ - مکرم چوہدری محمد صاحب نمبردار چک ۱۶ مراد ۱۴ " "
نمبر ۱۳۸۶ - " چوہدری عبد الحمید صاحب چک ۱۸۳ مراد ۱۴ " "
نمبر ۱۲۱۲ - " ماسٹر عبد الکریم صاحب بھیڈواہ ۷ " "
نمبر ۱۲۱۳ - " شوکت علی صاحب. محمد علی صاحب مرسہ ۱۴ " "
نمبر ۱۲۱۴ - " ڈاکٹر آدم علی بیگ صاحب نیپال گڑھ ۷ " "
نمبر ۱۱۹۲ - مکرم چوہدری عبد الحق صاحب انسپکٹر بیت المال پنڈی بھاگو ۱۴ " "
نمبر ۱۳۱۳ - " ایم عبد القادر صاحب سلواہ ۱۴ " "
نمبر ۱۳۱۵ - " عطاء الرحمن صاحب موسیٰ بنی مائینز ۲۸ " "

امانت خاص

مخلصین نے بدر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا "امانت خاص" کے متعلق ارشاد پڑھا ہوگا۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حضور کی اس تحریک میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی تحریک کریں۔ یہ رقم مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجواتے ہوئے اس کی اطلاع نظارت ہذا کو بھی دینی چاہیئے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ ۲

بعد نماز جمعہ قادیان میں مکرم ایم احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بینگاڈی (مالابار) کا جنازہ پڑھا گیا۔ جو ۲ مارچ کو وفات پا گئے ہیں۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ ہمیں مرحوم کے اقارب اور وہاں کی جماعت سے دلی ہمدردی ہے۔

۱۶ اپریل - مکرم شیخ عبد الحمید صاحب تاجر بکار سلسلہ جالندھر تشریف لے گئے۔

دارالامن مندرجہ ذیل احباب زیارت مقامات مقدسہ کے لئے قادیان تشریف لائے ہیں۔

(۱) ۲۷ مارچ - لاہور سے محمد جمیل خاں صاحب (از اقارب ممتاز احمد صاحب ہاشمی) (۲) ۲۹ مارچ لاہور سے عبد الرب خاں صاحب (از اقارب شیخ عبد الحمید صاحب تاجر) مولوی نذیر احمد صاحب بشیر طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ (برادر بشیر احمد صاحب سید آبادی طالبعلم قادیان) (۵) مارچ سید شکیل احمد صاحب منیر و محمد جمیل خاں صاحب مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ - لاہور سے ہلال الدین صاحب ولد حسن دین صاحب و بشیر احمد صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب۔

(۳) ۳۰ مارچ - ربوہ سے محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (بنت نور احمد صاحب باورچی)
(۴) ۳ اپریل - ربوہ سے نور دین صاحب (پسر چوہدری حسن دین صاحب) لاہور سے منیر احمد صاحب (برادر ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب)
(۵) ۴ اپریل - حافظ آباد سے میاں محمد مراد صاحب (والد بشیر احمد صاحب حافظ آبادی) (۶) ۷ اپریل لاہور سے عبد الغنی صاحب مع اہل و عیال (از اقارب قریشی عطاء الرحمن صاحب آڈیٹر)

مندرجہ ذیل احباب بعد زیارت قادیان سے واپس تشریف لے گئے۔ (۱) ۲۴ مارچ ناصر احمد صاحب (۲) ۲۲ مارچ شیخ محبوب عالم صاحب خالد و ملک حبیب احمد صاحب مع اہل و عیال (۳) ۲۸ مارچ عبد الرب خان صاحب و نذیر احمد صاحب بشیر (۴) ۲ اپریل منیر احمد صاحب (۵) ۴ اپریل نور الدین صاحب

فہرست چندہ دہندگان برائے سفر یورپ

(۲)

(۵۵) مکرمہ سلیم خاتون صاحبہ قادیان -/۸/- (۵۶) مکرمہ مائی حسین بی بی صاحبہ قادیان -/۸/- (۵۷) مکرمہ انیسہ بیگم صاحبہ قادیان -/۸/- (۵۸) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ قادیان -/۴/- (۵۹) مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ قادیان -/۴/- (۶۰) مکرمہ ہدایت بیگم صاحبہ قادیان -/۴/- (۶۱) منجانب جماعت احمدیہ قادیان -/۱۳/۲۸۴ (۶۲) مکرم مرزا وسیم احمد صاحب -/۱۰ (۶۳) مکرمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ قادیان -/۱۰ (۶۴) مکرمہ امۃ العلیم عصمت صاحبہ دختر میاں صاحب موصوف قادیان -/۵ (۶۵) مکرم غلام قادر صاحب شرق سکندر آباد -/۱۰ (۶۶) مکرمہ صغیہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب شرق سکندر آباد -/۵ (۶۷) مکرم جی ایم نذیر احمد صاحب نذیر بھلگوری سکندر آباد -/۵ (۶۸) مکرمہ عظمہ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب سکندر آباد -/۲ (۶۹) مکرم مولوی حکیم مولوی عبد الرحیم صاحب بدر مولوی فاضل سکندر آباد -/۱ (۷۰) مکرم محمد لیسین شریف صاحب سکندر آباد -/۵ (۷۱) مکرم محمد عبد السلام صاحب احمدی حیدر آباد دکن -/۱۰ (۷۲) مکرمہ ماجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عبد السلام حیدر آباد دکن -/۵ (۷۳) مکرم عبد الحی صاحب مظفرپور بہار -/۱ (۷۴) مکرم میاں محمد سعدن صاحب اے سی الیف منور آباد -/۵ (۷۵) مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد سلطان صاحب سرینگر کشمیر -/۲ (۷۶) مکرمہ حمیدہ بانو بنت محمد سلطان صاحب سرینگر کشمیر -/۸/- (۷۷) مکرم مظفر احمد صاحب ابن محمد سلطان صاحب سرینگر کشمیر -/۸/- (۷۸) مکرمہ صیدہ بانو بنت محمد سلطان صاحب سرینگر کشمیر -/۸/- (۷۹) مکرمہ محمودہ بانو صاحبہ بنت محمد سلطان صاحب سرینگر کشمیر (۸۰) مکرمہ حلیمہ بانو صاحبہ بنت محمد سلطان صاحب سرینگر کشمیر -/۸/- (۸۱) مکرم محمد اقبال صاحب ابن محمد سلطان صاحب سرینگر کشمیر -/۸/- (۸۲) مکرم صدیق امیر علی صاحب موگرال -/۲۵ (۸۳) مکرم عبد الحفیظ صاحب وثیقہ نویس کربل -/۲ (۸۴) مکرمہ اہلیہ صاحبہ عبد الحفیظ صاحب وثیقہ نویس کربل -/۲ میزان کل -/۱۵/۱۴۵۷ روپے۔

ناظر بیت المال قادیان

حضور فرماتے ہیں

"جس شخص کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو تھکا ہوا پاتا ہے اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی نیت کی خرابی کی وجہ سے یا کسی اور گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول نہیں کیا اور اس کی قربانیاں ضائع ہو گئی ہیں۔ کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ اچھا بیج بویا جائے اور وہ اچھا پھل نہ لائے اگر کسی شخص کو ان قربانیوں کے نتیجہ میں مزید چندے دینے اور خدا کی راہ میں مزید تکلیفیں برداشت کرنے کی توفیق نہیں ملی تو اُسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس سے کوئی ایسا گناہ سرزد ہوا ہے۔ جو اس کی قربانی کے بیج کو جس نے پھل دینا تھا بہا کر لے گیا ہے۔ ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ کے حضور بہت توبہ استغفار کرنا چاہیئے۔ اور بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے اور اسے مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے"

تحریک جدید کے وہ مجاہد ایک عرصہ سے اس مبارک تحریک میں شامل ہو کر قربانی کرتے چلے آئے وہ سوچیں اگر انہوں نے اب تک اپنا وعدہ تحریک جدید نہیں بھجوایا یا سابقہ وعدہ ابھی پورا نہیں کیا تو کیا اُن سے کوئی ایسا گناہ تو سرزد نہیں ہو گیا جو اُن کی قربانی کے بیج کو جس نے پھل دینا تھا بہا کر لے گیا ہو۔ پس ایسے احباب کو بہت توبہ استغفار اور دعا سے کام لینا چاہیئے تا اُن کو خدا تعالیٰ مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرما دے۔

وکیل المال تحریک جدید

مالی سال کا اختتام

۳۰ اپریل کو مالی سال ختم ہو رہا ہے امید ہے جن جماعتوں کے ذمہ بقایا ہے وہ اس ماہ کے آخر تک اس کی ادائیگی کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے۔ اور نئے عزم کے ساتھ نئے مالی سال میں ادائیگی چندہ کا کام شروع کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کو توفیق عطا فرمائے اور باعث صد برکات بنائے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال قادیان)

ہندوستان و ممالک غیر کی خبریں

بنڈونگ ۔ ۱۸ اپریل ۔ آج بنڈونگ (انڈونیشیا) ایشیا اور افریقہ کے ۲۹ ملکوں کی تاریخی کانفرنس شروع ہو گئی ۔ اس کا افتتاح انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سیکارنو نے کیا انہوں نے کانفرنس کو دو نعرے دیئے ۔ "خود جبر اور دوسروں کو زندہ رہنے دو" اور "اختلاف کے باوجود وحدت" ۔ یہ کانفرنس ایشیاء اور افریقہ کے ممالک کی پہلی کانفرنس ہے ۔ کانفرنس میں ایشیائی لیڈروں نے اپیل کی کہ ایشیا اور افریقہ کے ایک ارب ۴۰ کروڑ باشندے امن اور اقتصادی مضبوطی اور خوشحالی کی خاطر متحد ہو جائیں ۔ کانفرنس کا وہی ماحول تھا ۔ جو کہ لیک سیکس اور نیویارک میں اتحادی سبھا کی جنرل اسمبلی کے اجلاسوں کے موقعہ پر ہوا کرتا ہے ۔ البتہ اس میں یہ فرق تھا ۔ یہاں کانفرنس میں شامل ہونے والے ڈیلیگیٹ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں سے تعلق رکھتے تھے ۔ کانفرنس کے پلیٹ فارم کے پیچھے ۲۹ ملکوں کے جھنڈے اسی طرز پر لہرا رہے تھے جس طرز پر کہ اتحادی سبھا کے اجلاس میں لہرایا کرتے ہیں ۔ ہال کے باہر بھی ۲۹ ملکوں کے جھنڈے لہرا رہے تھے ۔ نشستوں کا انتظام بھی جنرل اسمبلی کے اجلاسوں کی طرح کیا گیا تھا ۔

ڈاکٹر سیکارنو کی تقریر

انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سیکارنو نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اب ایشیاء اور افریقہ کے ممالک کی تاریخ میں جو صدیوں سے غیر ملکی سامراج کی غلامی تلے دبے ہوئے تھے ۔ نیا باب شروع ہو چکا ہے ۔ غیر ملکی سامراج کی بیشاہراہ جس نے ان ممالک کو دبا رکھا تھا ۔ جبرالٹر ۔ سوئیز ، بحیرہ قلزم ، بحر ہند سے ہوتی ہوئی بحیرہ چینی اور بحیرہ جاپان تک پھیلی ہوئی تھی ۔ گو اب یہ ممالک سامراج کے شکار نہیں ۔ مگر ابھی ایشیا اور افریقہ کے بہت سے ممالک غلام ہیں اور آزاد ہو چکے ملکوں کو بھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہے ۔ آپ نے کہا کہ انسان کو دوسرے انسان کی جسمانی ذہنی اور روحانی غلامی سے جس نے کہ دنیا کی آبادی کی اکثریت کو کافی عرصہ تک اپنا شکار بنائے رکھا آزاد کرانے کے لئے ایشیائی اور افریقی ممالک کو باہمی متحد ہو جانا چاہیئے ۔ آپ نے کہا کہ ہمیں ماضی کی تلخیوں کی طرف نہ دیکھنا چاہیئے ۔ بلکہ مستقبل پر نگاہیں رکھنی چاہئیں ۔ جب تک ایک بھی ملک غلام رہے گا ۔ انسانیت اپنا پورا وقار حاصل نہ کر سکے گی ۔

لاہور ۔ ۱۸ اپریل ۔ پاکستان نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ کی دفعہ ۲۱۳ کے ماتحت فیڈرل کورٹ سے درخواست کی ہے ۔ کہ وہ دو معاملات کے متعلق حکومت کو مشورہ دے ۔ پہلے معاملہ کا تعلق تو آئینی کنونشن تک ضروری قانون پاس کرنے سے پہلے گورنر جنرل کے اختیارات اور ملک کی حکومت کے تئیں ذمہ داریوں سے ہے ۔ دوسرے یہ دریافت کیا گیا ہے کہ آیا گورنر جنرل اس وقت تک کوئی قوانین جائز قرار دے سکتے ہیں یا نہیں ۔ جب تک نئی آئینی کنونشن ان قوانین کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کرتی ۔ حکومت نے فیڈرل کورٹ سے یہ بھی درخواست کی ہے ۔ کہ وہ حکم امتناعی جاری کرے کہ جب تک وہ حکومت کی درخواست پر کوئی فیصلہ نہیں کر دیتی تب تک کوئی عدالت اس بنا پر کوئی حکم جاری نہ کرے کہ ایمرجنسی پاور آرڈیننس ۱۹۵۵ کے شیڈول کا کوئی قانون ناجائز ہے ۔ فیڈرل کورٹ نے حکومت کی درخواست پر حکم امتناعی جاری کر دیا ہے ۔ اور تمام عدالتوں کو ہدایت کی ہے کہ گورنر جنرل کے حالیہ فرمان اور آرڈیننس کے جواز کے خلاف اگر کوئی درخواست دی گئی ہو تو اس کی سماعت روک دی جائے ۔ اس حکم کی نقول تمام ایڈووکیٹ جنرل اور صوبائی منسٹروں کو بھیج دی ہے ۔ درخواست کی سماعت کے لئے ۲۷ اپریل کی تاریخ مقرر کی گئی ہے ۔ پاکستان کے وزیر قانون مسٹر سہروردی نے کہا ہے کہ گورنر جنرل کے حالیہ فرمان اور آرڈیننس کا مقصد ملک میں گڑبڑ اور بدنظمی کو روکنا ہے ۔ گورنر جنرل خود کوئی خاص اختیار سنبھالنا نہیں چاہتے ۔

نئی دہلی ۔ ۱۸ اپریل ۔ آج لوک سبھا میں وقفہ سوالات کے وقت نائب وزیر داخلہ شری داتار نے بتایا کہ حصول آزادی کے بعد قتل کے الزام میں ۲۰۰۰ اشخاص کو سزائے پھانسی دی گئی ۔ شری عابد علی نے ہوم منسٹر کی طرف سے بتایا کہ حکومت نے ۱۹۰۹ء کا کوڑے لگانے کا ایکٹ منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس سلسلہ میں ایک بل جلدی ہاؤس میں پیش کیا جائے گا ۔ دریافت کیا گیا کہ آیا حکومت نے ایٹمی ہتھیاروں سے بچاؤ کے لئے کوئی سامان خریدا ہے ۔ یا وہ ان ہتھیاروں سے بچاؤ کے سوال پر غور کر رہی ہے ۔ حفاظتی ڈاکٹر کاٹجو نے اس سوال کا جواب نفی میں دیا ۔

مدراس ۔ ۱۶ اپریل ۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے تامل زبان کے ہفتہ وار اخبار "تماکلی" میں ایک مقالہ کے دوران میں ہندی زبان کے پرجوش حامیوں کو متنبہ کیا ہے کہ ہنوز ہندی نے جتنی اور طاقت حاصل نہیں کی ہے اور یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ہر قسم کے امتحانات کا ذریعہ بن سکتی ہے ۔ اس لئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ ہندی ۔ انگریزی ۔ تامل ۔ مرہٹی اور بنگالی زبان کی ہمسر نہیں ۔ جو لوگ ہندی کو تمام امتحانات کا ذریعہ بنانے کے لئے عجلت کر رہے ہیں ۔ انہیں اس ناعاقبت اندیشانہ اقدام سے باز رہنا چاہیئے ہندی کو جبری طور پر نافذ کرنے کا فیصلہ ناخوشی اور ناسمجھی پیدا کرے گا ۔ اس روش کو فوراً ترک کر دینا چاہیئے ۔

قاہرہ ۔ ۱۷ اپریل ۔ یمن سے موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ امیر سیف الاسلام عبداللہ اور اس کے بھائی امیر سیف الاسلام عباس کو قلعہ حجہ میں سزائے موت دے دی گئی ۔ ان دونوں بھائیوں نے یمن کے فرمانروا احمد کے خلاف ناکام بغاوت کی تھی ۔

نیویارک ۔ ۱۷ اپریل ۔ سائنس دانوں نے ۱۹۵۳ء لغایت ۱۹۵۵ء کے دوران فلوریڈا سے میساچوسٹس تک ۲۰۰ ٹن خشک برف اور ۲۵۰ ٹن سلور آیاڈس بادلوں پر چھڑک کر مینہ برسانے کی کوشش کی لیکن اس میں ناکام رہے ۔ اور کہا کہ انسان ہنوز موسم کی تبدیلی کی قدرت نہیں ۔

بنڈونگ ۔ ۱۷ اپریل ۔ مسٹر جواہر لال نہرو ، کرنل ناصر اور مسٹر اونو ایک ہی طیارہ کے ذریعہ وارد ہوئے ۔ بارش کی وجہ سے طیارہ دو گھنٹے تاخیر سے پہنچا ۔ فضائی اڈہ سے شہر تک تیس میل کا فاصلہ ہے ۔ سڑک کے دونوں طرف جو لوگ وزراء کے خیر مقدم کے لئے کھڑے تھے ۔ موسلا دھار بارش میں بھیگ گئے ۔

ہندوستان بنڈونگ کانفرنس میں مفاہمت کی کوشش کرے گا ۔ خصوصاً ایشیا میں استحکام امن کے لئے ۔

انقرہ ۔ ۱۸ اپریل ۔ وزیر خارجہ ترکی مسٹر فواد کوپرولو نے استعفیٰ دے دیا ۔ لیکن وہ منسٹر آف اسٹیٹ کی حیثیت سے بدستور کابینہ میں شامل رہیں گے ۔ ڈاکٹر عرفان مینڈریس وزیر اعظم وزیر خارجہ کے فرائض بھی انجام دیتے رہیں گے ۔

احباب جماعت کے لئے خوشخبری

ہر کا سرود اندیش آدمی اپنی آمد میں سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتا ہے تاکہ اس کی بچوں کی تعلیم شادی ۔ اور دیگر ہنگامی اور غیر متوقع اخراجات کے لئے کام آ سکے ۔ یہ ایک خوبی ہے ۔ جس سے ہر احمدی کو متصف ہونا چاہیئے ۔ نظارت بیت المال یقین رکھتی ہے کہ ہر احمدی جس کا دل و دماغ نور صداقت سے منور ہو چکا ہوا ہے ۔ وہ اس زریں اصول پر ضرور عمل پیرا ہو گا میں ایسے احباب کو خوشخبری سناتا ہوں کہ وہ اس روپیہ کو بغیر کچھ خرچ کرنے کے بطور امانت خاص مرکز سلسلہ میں جمع کر کے مفت میں ثواب حاصل کریں ۔ یہ روپیہ چونکہ مؤقت امانت کے طور پر ہو گا ۔ اس لئے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی ۔ اور آپ اپنی ضروریات کے وقت اسے حاصل بھی کر سکیں گے ۔ یہی خوش نصیب ہے ۔ وہ شخص جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک امانت خاص میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کرے ۔ ایسا روپیہ بکرم محاسب صاحب قادیان کے نام آنا چاہیئے

ناظر بیت المال قادیان